REGISTARED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ٭ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

POSTAL REGISTRATION NO P/GDP – 23

جلد ۴۴ شمارہ ۲۸-۲۹-۳۰

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN 143516.

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۱۴/۲۸ صفر ۱۴۱۶ ہجری ۱۳/۲۷ وفا ۱۳۷۴ ہش ۱۳/۲۷ جولائی ۱۹۹۵ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۱۷ وفا (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان ودل سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَبَارِکْ فِیْ عُمْرِہٖ وَاَمْرِہٖ

خدا تعالیٰ کا غیب میں رہنا انسان کی سعادت اور رشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میرے نزدیک مورتی بنانے والوں نے خدا تعالیٰ کی اس حکمت اور راز کو نہیں سمجھا جو اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایک حالت غیب میں رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کا غیب میں ہی ہونا انسان کے لئے تمام تلاش اور جستجو اور کل تحقیقاتوں کی راہوں کو کھولتا ہے۔ جس قدر علوم اور معارف انسان پر کھلے ہیں وہ گو موجود تھے اور ہیں، لیکن ایک وقت میں وہ غیب میں تھے۔ انسان کی سعی اور کوشش کی قوت نے اپنی چمکار دکھائی اور گوہر مقصود کو پالیا۔ جس طرح پر ایک عاشق صادق ہوتا ہے۔ اس کے محبوب اور معشوق کی غیر حاضری اور آنکھوں سے بظاہر دور ہونا اس کی محبت میں کچھ فرق نہیں ڈالتا بلکہ وہ ظاہری ہجر اپنے اندر ایک قسم کی سوزش پیدا کرکے اس پریم بھاؤ کو اور بھی ترقی دیتا ہے۔ اسی طرح پر مورتی لے کر خدا کو تلاش کرنے والا کب سچی اور حقیقی محبت کا دعویدار بن سکتا ہے، جبکہ مورتی کے بدوں اس کی توجہ کامل طور پر اس پاک اور کامل حسن ہستی کی طرف نہیں پڑ سکتی۔ انسان اپنی محبت کا خود امتحان کرے اگر اس کو اس سوختہ دل عاشق کی طرح چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے غرض ہر حالت میں بیداری کی ہو یا خواب کی اپنے محبوب کا ہی چہرہ نظر آتا ہے۔ اور کامل توجہ اسی طرف ہے تو سمجھ لے کہ واقعی تجھے خدا تعالیٰ سے ایک عشق ہے اور ضرور ضرور خدا تعالیٰ کا پرکاش اور پریم میرے اندر موجود ہے، لیکن اگر درمیانی امور اور خارجی بندھن اور رکاوٹیں اس کی توجہ کو پھرا سکتی ہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ خیال اس کے دل سے نکل سکتا ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کا عاشق نہیں اور اس سے محبت نہیں کرتا اور اسی لئے وہ روشنی اور نور جو سچے عاشقوں کو ملتا ہے اسے نہیں ملتا۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں آکر اکثر لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور خدا کا انکار کر بیٹھے ہیں۔ نادانوں نے اپنی محبت کا امتحان نہیں کیا۔ اور اس کا وزن کئے بدوں ہی خدا بدظن ہو گئے ہیں۔ پس میرے خیال میں خدا تعالیٰ کا غیب میں رہنا انسان کی سعادت اور رشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے اور اس کی روحانی قوتوں کو صاف کرکے جلا دینے کے لئے تاکہ وہ نور اس میں پرکاشی ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل طبع جدید صفحہ ۲۱۲)

دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ بدر قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ

برموقعہ

افتتاح مسجد بیت الرحمٰن امریکہ

اُردو ترجمہ: بشارت احمد محمود سودھا قادیان

عبادت گاہوں مثلاً مساجد کی تعمیر صرف اور صرف ایک وجود کے لئے وقف ہوتی ہے اور وہ وجود اللہ ہے۔ یہ واقعی ایک نہایت ثواب کا کام ہے مگر افسوس کہ کئی مرتبہ عبادت گاہوں کی تعمیر کے پس پردہ ملے جلے مقاصد ہوتے ہیں۔ وہ مکمل اور خالص طور پر صرف خدائے واحد کی عبادت کے لیئے وقف نہیں ہوتیں۔

توحید کامل کے لئے وقف ہونے کی حیثیت سے مذاہب عالم میں اسلام کا ایک منفرد مقام ہے لیکن اسلام اپنے پیروکاروں کو بت پرست مذاہب کے عقائد و روایات میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا اس ضمن میں قرآن کریم نے جو بنیادی تعلیم دی ہے وہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ دین میں کسی قسم کا جبر نہیں اس میں بجا طور پر مذہبی عقائد اور ان پر عمل کرنے کا بنیادی اصول پایا جاتا ہے اس اصول میں یہ وضاحت بھی ہوتی ہے کہ جو خدا کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں ان کو بھی مساجد میں عبادت کرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا اس لئے مسلم مساجد کے دروازے ہر مذہب کے ماننے والوں کے لئے جو خدا کی وحدت پر ایمان رکھتے ہیں ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں۔

جہاں تک ظاہری رسائی کا تعلق ہے مشرکین کو مساجد میں آنے سے نہیں روکا جا سکتا۔ صرف اس امر کی بناء ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کے سامنے سر جھکانا چاہیئے مسلمانوں کی عبادت گاہیں پوری ایمانداری کے ساتھ صرف خدائے واحد کے لئے ہی وقف ہونی چاہئیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عظیم الشان کشادہ اور خوبصورت عمارت واقعی نہایت پر شوکت اور دیدہ زیب ہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالےٰ کی نظر میں عبادت گاہ کا مقام ظاہری شان و شوکت یا غیر معمولی فن تعمیر کا کے نمونہ سے وابستہ نہیں ہے۔ البتہ مسجد کی عظمت، خوف خدا، خلوص اور سچائی پر منحصر ہے جس کے ساتھ عبادت گزار بندے اس میں سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ البتہ ایسی بڑی وسیع اگر سادہ اور خوبصورت مساجد بنانے کی اجازت ہے جیسا کہ یہ مسجد ہے جس کے افتتاح کے لئے ہم سب آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور یہ ایسا مضمون ہے جو انسانی منصوبہ پر غالب آنے والے نہایت گہرے ارادوں سے تعلق رکھتا ہے۔

اگر بغیر فضول خرچی کے مسجد دیکھنے میں دلکش اور خوبصورت تعمیر ہو جائے تو اسلام میں اس کی مناہی نہیں ہے۔ الحمد للہ میں بڑے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ احباب جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا انہوں نے صرف اور صرف اللہ کی رضا کی خاطر ایسا کیا اور اس کے پیچھے ان کے کوئی گھٹیا مقاصد نہیں تھے۔

۱۹۲۲ء میں پہلی مرتبہ امریکہ میں خدا کا پہلا گھر احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے تعمیر ہوا۔ تب سے اب تک ۲۸ مزید مساجد یا عبادت گاہیں بنانے کی ہمیں توفیق ملی ہے یہ ایک معمولی گنتی ہے مگر وقت کی رفتار کے ساتھ کام بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے مجموعی تعداد میں سے ۲۲ مساجد ۱۹۸۳ء سے ۱۹۹۴ء کے عرصہ میں ہی بنائی گئیں آنے والے سالوں میں جماعت کی ترقی کی رفتار کے ساتھ مساجد کی تعمیر کی رفتار کو بھی تیز کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں میں امید کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ تمام احباب جنہوں نے بلند حوصلہ کے ساتھ اس چھوٹے سے مگر خدا کے بڑے گھر کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ضرور اللہ کی رضا اور خوشنودی کے وارث ہو گئے یہ مسجد ۴.۲۵ ملین ڈالر کے خرچ سے تعمیر کی گئی ہے جس کے لئے تقریباً ساری رقم افراد جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے مہیا کی گئی ہے۔ زیادہ اعزاز ان احمدی ڈاکٹروں و سرجن ایسوسی ایشن کو جاتا ہے جنہوں نے کل خرچ کا نصف سے بھی زیادہ ادا کیا۔ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر و ممبران کو ہم اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کی ذاتی قربانیاں غیر معمولی ہیں۔ جہاں تک باقی جماعت کا تعلق ہے ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق پورے جوش و خروش اور خلوص سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس نے میرے دل کو متاثر کیا ہے۔ امیر جماعت امریکہ مکرم ایم۔ ایم احمد صاحب کی ٹیم نے ان کی قابل قدر رہنمائی میں اس جانفشانی کے ساتھ کام سر انجام دیا ان کو بھی ہم اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ ان منتظمین کے علاوہ ایک نام اور بھی ہے جس کو میں ان احباب کی فہرست میں شامل کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے چندہ جات اکٹھا کرنے کے سلسلہ میں غیر معمولی کام کیا ہے اور وہ حضرت شیخ مبارک احمد صاحب، سابق امیر و مشنری انچارج امریکہ کا نام ہے چندہ اکٹھے کرنے کے سلسلہ میں ان کی مساعی حقیقت میں بہت نتیجہ خیز رہی ہیں ان کی عمر تقریباً ۹۰ سال ہو رہی ہے مگر خدا کے فضل سے وہ اب بھی ایک جوان آدمی کی طرح کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اور ان تمام کارکنان کو جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت سر انجام دی برکتوں سے نوازے۔ اللہ کرے ان کی آنے والی نسلیں جب اس تختی پر کندہ ان کی خدمات کا مختصر ذکر پڑھیں تو ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

البتہ اللہ کو یاد دلانے کے لئے کسی نقش کی ضرورت نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ ہمیشہ ان لوگوں جنہوں نے کامل خلوص کے ساتھ محض اللہ کی خوشنودی کے لئے اس میں حصہ لیا، پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے گا۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ان سب سے راضی ہو اور ان لوگوں کے

(باقی صـ۱۶ـ پر)

بانی پولیمرز
YUBA
QUALITY AND WEAR
کلکتہ ۔ ۶۰۰۰۷۳
یہ مضمون نمبرز
43-4028-5137-5206

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ سیگو لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ارشاد نبوی
احفظ لسانک
(تو اپنی زبان کی حفاظت کر)
۔ (منجانب) ۔
یکے از اراکین جماعت احمدیہ کیرنگ

خطبہ جمعہ

جب خدا ایک نبی پر ظاہر ہوتا ہے اور الہام کے ذریعہ بہت سے غیب کے امور کو شہادت میں تبدیلی فرما دیتا ہے تو اسکی ایک ایسی روشنی کا انتشار ہوتا ہے جو کل عالم پر فیض برساتی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۵ر مئی ۱۹۹۵ء مطابق ۵ ہجرت ۱۳۷۴ ہجری قمسی بمقام مسجد فضل لندن برطانیہ۔

خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورہ حشر کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ‌ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (الحشر: ۲۳)

آج کے مضمون سے پہلے جو صفات باری تعالیٰ سے ہی تعلق رکھتا ہے بعض مختلف ممالک کی بعض خدام الاحمدیہ وغیرہ کی اجتماعی کلاسز ہیں یعنی تربیتی کلاسز وغیرہ جاری ہیں۔ بعض جگہ جلسے ہو رہے ہیں چونکہ میں نے ایک دفعہ پہلے یہ ذکر کیا تھا کہ اب ہر مقام کی کلاس یا اجتماع سے متعلق تو میں اب مزید بیان نہیں کر سکتا کیونکہ سارا خطبہ پھر اسی پہ صرف ہو جائے گا لیکن جہاں تک توفیق ہے ممالک کا ذکر کر دیا کروں گا تاکہ احباب جماعت کے علم میں آئے کہ مختلف ممالک میں کیا تربیتی کلاس ہو رہی ہے۔ یا اجلاس ہو رہا ہے اور ان کو اپنی دعاؤں یاد رکھیں۔ سب سے پہلے تو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی درخواست ہے کہ ان کی انتالیسویں سالانہ تربیتی کلاس جاری ہے جو سات مئی یعنی پرسوں بروز اتوار تک جاری رہے گی۔ احباب جماعت سے درخواست کی دی جائے کہ سب اس کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس کلاس میں انتالیس اضلاع کی ایک سو ستر مجالس کے پانچ سو طلباء شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور تین دن جاری رہ کر سات مئی کو اختتام پذیر ہو گا۔ جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ کل ۶ مئی سے شروع ہو کر دو دن جاری رہے گا۔ اور سات مئی بروز اتوار اختتام پذیر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام اجتماعات مبارک فرمائے۔ اللہ کی خاطر اسی کے نام کے لئے اکٹھے ہونے والوں کو ہر لحاظ سے برکت دے اور ان کی نیتوں کو پاک رکھے اور ان تمام اجتماعات کے نیک باقی رہنے والے اثر اور نتائج ظاہر فرمائے۔

یہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو" وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ "عالم الغیب والشہادۃ" وہ غیب کا علم رکھتا ہے اور شہادت کا علم رکھتا ہے۔ "ھو الرحمان الرحیم" وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔ بعض دفعہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرفات ہوتے ہیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صفات باری تعالیٰ سے متعلق جو مختلف آپ کے ارشادات ہیں ان کے پیش نظر میرا آج ارادہ تھا کہ جن صفات پر خصوصیت سے روشنی ڈالی جائے ان میں ایک یہ بھی ہو۔ ابھی چند دن پہلے مجھے ربوہ سے خط ملا کہ آپ کا ایک بہت پرانا خط میں نے دیکھا ہے اس میں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی وقت ملا تو عالم الغیب والشہادہ کے مضمون پر روشنی ڈالوں گا۔ کیونکہ اس کا انسانی زندگی سے روز مرہ کے معاملات میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تو چونکہ پہلے ہی ذہن میں یہ بات تھی تو اس خط سے یہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک تقدیر کے ذریعہ جاری ہوا ہے اور وہ وقت کی ایک ضرورت پوری ہو رہی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ تائید فرماتا ہے ایک دوسرے کے ذریعے تاکہ دل میں یقین بھر جائے کہ یونہی اتفاقی حادثات نہیں بلکہ خدا کی تقدیر کا ایک باب کھل رہا ہے

"عالم الغیب والشہادۃ" کے متعلق جو کچھ باتیں میں پہلے کہہ چکا ہوں کچھ آج بیان کروں گا لیکن سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت پڑھ کر سناتا ہوں اور اسی عبارت سے متعلق گفتگو ہو گی کہ آپ کی مراد کیا ہے کیونکہ بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پڑھنے سے اس کا اصل یا زیادہ گہرا مضمون سمجھ نہیں آتا ایک مفہوم تو ہے جو سطح پر تیرتا ہے وہ تو ہر نظر دیکھ لیتی ہے لیکن بعض بطون ہیں نیچے اتر کر بعض چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں،

"یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے اس صورت میں خدائی معرض خطر میں رہے گی"

یعنی اگر ایک کے سوا دو معبود ہوں تو کسی معبود کی خدائی کو بھی استقرار نہیں ہے اور قرآن کریم نے اسی مضمون کو "فسدتا" کے تحت بیان فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوں، الوہیت ہوں، دو معبود ہوں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ آپس میں اختیار کی برتری کے لئے جنگ نہ کریں اور لازماً اس کے نتیجے میں فساد پھیل جائے گا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا کی خدائی کا اعتماد اٹھ جاتا ہے کہ پتہ نہیں رہے گی بھی کہ نہیں۔ جس خدا کی ہم پرستش کر رہے ہیں اگر کوئی اور بھی ہو تو کیا پتہ کہ کل کیا ہو گا تو اس لئے کسی معبود کی پرستش میں بھی یقین نہیں رہتا اور اطمینان اٹھ جاتا ہے۔ تو یہ وضاحت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم مطمئن رہو میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس کی تم عبادت کر رہے ہو وہی ہے۔ وہی تھا، وہی رہے گا ہمیشہ اور کوئی تبدیلی اس بات میں نہیں آئے گی۔

اب یہ مضمون اگر ہم روز مرہ انسانی تعلقات کے دائرے میں سمجھیں تو اور زیادہ وضاحت سے اس کی اہمیت سمجھ آ جاتی ہے۔ ایسے ممالک

جہاں آئے دن حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔ ماں کی سوت، بچوں کے لئے بڑی مصیبت ہوتی ہے۔ آج اس کی پرستش کریں تو کل دوسرے کی کرنی پڑے گی کسی کی نہ کریں اور وہ کل آجائے طاقت میں تو وہ اپنے انتقام لے گا۔ غرضیکہ جہاں بالا نظام میں افراتفری ہو وہاں ماتحت نظام نیچے تک افراتفری کا شکار ہو جاتا ہے اور بدامنی جو ہے وہ ہر سطح پر اوپر سے چل کر آخری نچلی سطح تک ظاہر ہوتی ہے۔ اور جگہ جگہ اس طرح آپس میں اختلاف کی دراڑیں پڑ جاتی ہیں، ساری سوسائٹی درہم برہم ہو جاتی ہے

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی مضمون توحید کی برکت کے تعلق میں بیان فرمایا ہے اور مومن کے لئے استقامت کا بہت بڑا اس میں پیغام ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ یہی ذات ہے جو پہلے بھی معبود تھی، آج بھی اور کل بھی رہے گی تو اس ذات سے پیار کے تقاضے خوب کھل کر ادا کئے جا سکتے ہیں۔ اپنی محبتوں کو چھپانے کی ضرورت نہیں رہتی اپنے تعلقات کو کسی حد کے اندر رکھ کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بے دھڑک ہو کر کسی دوسرے کے خوف سے بے نیاز ہو کر اس سے جتنا چاہو محبت کے تعلق باندھو وہ تمہارے لئے فائدہ ہی ہوگا۔ اور اس کے نتیجے میں وہ تمہارے قریب تر آئے گا اور جو بالا ذات جو مقتدر ہے وہ جتنا قریب آتی ہے اتنا ہی انسان کے اقتدار میں فرق پڑتا ہے۔ اب وہ لوگ جو بادشاہ کی مصاحبت پر فخر کرتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں جانتے وہ اگر یہ سوچیں کہ اللہ کی مصاحبت اور اس کے قرب میں ان کو کیا کچھ حاصل ہوگا تو اس سے اس بات کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے اور قرب کے رستے میں شرک حائل ہے۔ جہاں بھی شرک ہے وہ قرب کے رستے روکتا ہے اگر ایک فرضی خدا کی عبادت کی جا رہی ہے تو اصل خدا سے دور پھینک دے گا۔ اگر ایک خدا کی عبادت ہے اور خطرہ ہے کہ اور بھی ہے تو تب بھی قرب کی راہ میں وہ روک بن جاتا ہے۔ پس یہ مضمون سمجھنا بہت اہم ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے لئے طبیعت میں ایک طبعی جوش پیدا ہوتا ہے اور اس تعلق کے نتیجے میں انسان کو خدا کی طرف سے اقتدار ملتا ہے اور یہ اقتدار جو ہے وہ قرب کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ جتنا کوئی بڑے آدمی کے قریب ہوا اتنا ہی لوگ اس کی بات سے ڈرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ وہ اقتدار سے حصہ پاتا ہے۔ یہ حصہ پانا شرک نہیں ہے۔ اس کا تعلق اپنی ذات کو کسی اور ذات میں ڈبو دینے کے ساتھ ہے اور اپنی ذات کو کھو دینے کے ساتھ ہے۔

پس خدا تعالیٰ کا اقتدار دو طرح سے دوسرے وجودوں میں متصور ہو سکتا ہے ایک شرک کے ذریعے جس کو قرآن کریم کی یہ آیت باطل کر رہی ہے اس کا کوئی معبود نہیں، نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اس کا کوئی کسی قسم کا بھی شریک ہو۔ لیکن تم ہو سکتے ہو کہ نہیں کس حد تک؟ اگر ساری خدائی کلیۃً اسی کے لئے ہے تو پھر ہمیں کیا۔ دوسرا اس میں دلچسپی کیا رہ گئی کہ کوئی بھی اس سے حصہ نہیں پا سکتا تو فرمایا کہ سب کچھ حصہ پا سکتے ہو لیکن اگر اس کو واحد جان کر اس کے قریب ہو پھر وہ ہر چیز جو اس کی ذات میں داخل ہے اس میں سے تمہیں حصہ ملے گا اور قرب کی نسبت سے حصہ ملے گا۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صفت مالک کا مظہر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا کہ مالک تو خدا ہے۔ محمد رسول اللہ مالکیت کی صفت سے حصہ پاکر شریک نہیں بنے کیونکہ کلیۃً غلامی کے نتیجے میں یہ ملک عطا ہوئی ہے اور غلامی کی انتہا کے نتیجے میں ہی یہ ملک عطا ہوئی ہے۔ پس غلامی اور شرک، دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہر وہ درجہ جو کامل غلامی سے ملتا ہے اس پر شرک کا شبہ کرنا ہی حماقت ہے لیکن اسی پہلو سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو سمجھیں تو یہ جو دشمن بولتے ہیں ان کی باتوں کی کچھ بھی اہمیت باقی نہیں رہتی کہ دیکھو جی تم نے محمد رسول اللہ کا ایک شریک بنا لیا ہے شریک کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر انسانوں میں سے ہر دوسرے وجود سے

تعلق کاٹ کر محمد رسول سے قائم کر لیا جائے اور کامل اطاعت کا تعلق یہ ہو یہاں تک کہ اپنی ذات کو مٹا دیا جائے۔ پھر محمد رسول اللہ نے اگر اسی مالک سے تعلق باندھا تھا جو قادر مطلق ہے اور واحد و یگانہ ہے اور اس کی ملکیت سے حصہ پایا تھا تو پھر کیا آپ نے شرک کیا یا خدا نے شرک کرنے دیا یا وہ جو یہ بات مانتے ہیں وہ مشرک ہو گئے۔ پس اگر حضرت محمد رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے نتیجے میں اپنے فیض سے حصہ دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یا کسی اور کا محمد رسول کے قرب سے فیض نہ پانا بہت بڑا ظلم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی گستاخی ہے۔ اور اصل ہتک عزت اس بات کی ہے کہ عجیب رسول ہے کہ اللہ سے تو سب کچھ پا لیا جو واحد و لاشریک ہے لیکن بشر ہوتے ہوئے جو پایا اس کو اپنے لئے سمیٹ کر بیٹھ گئے۔ اور جس نے آپ سے وہ سلوک کیا جو آپ نے خدا سے کیا، جس نے آپ سے وہ تعلق باندھا جو آپ نے خدا سے باندھا اس کو اس تعلق کی وہ جزاء نہیں دی۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو بکواس کی جاتی ہے کہ تم نے محمد رسول اللہ کا شریک بنا لیا ہے یہ محض جہالت کی بات ہے۔ اس مضمون کو یعنی خدا کی وحدت کی حقیقت کو سمجھنے کے بعد اور اس مضمون کو سمجھنے کے بعد کہ غیر میں اس کا کوئی شریک نہیں، اپنے فیض سے وہ اپنے غلاموں کو ضرور فیضیاب فرماتا ہے اور مالا مال فرماتا ہے۔ شریک اور غیر شریک کا یہ جھگڑا ہی پھر اٹھ جاتا ہے۔ یہ ماننا پڑتا ہے صرف کہ

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا۔ ہم نے کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلایا ہی نہیں کسی در پہ گئے ہی نہیں اور اے خدا سب سے زیادہ تو گواہ ہے اس بات پر کہ اب یہ ہو گیا تو پھر

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

میری کوئی حیثیت نہیں رہی وہی ہے یعنی محمد رسول اللہ۔ تو اس مضمون کو جو ہم اللہ کے حوالے سے محمد رسول اللہ کا مقام سمجھتے ہیں اسی حوالے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں اور اقرباء کا مقام سمجھا جا سکتا ہے۔

غیب کا علم ٹامک ٹوئیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا محض اربع لگانے سے نہیں مل سکتا، زائچوں سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ صرف ایک طریق ہے کہ عالم الغیب سے تعلق پیدا ہو۔

دوسری بات ہے "عالم الغیب والشہادۃ" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ (یہاں اس میں پہلے کچھ اور بھی باتیں ہیں) فرمایا "کہ اس کے سوا پرستش کے لائق نہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں از روئے صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کر لیں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے۔"

یہ جو مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات جو انسان زیادہ سے زیادہ تصور کر سکتا ہے PERFECTION کا یعنی کامل ہونے کا۔ تمام اللہ تعالیٰ کی صفات انسانی تصور کی PERFECTION سے بھی اوپر ہیں، اس سمت میں مگر اس سے بھی بالا۔ اسی ضمن میں جو بعض دنیا کے فلسفی صفات کاملہ پر غور کرتے ہیں ان کی جو پہنچ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے اوپر کی بات کر رہے ہیں۔ جو مغرب کے فلسفین

کا بابا آدم سمجھا جاتا ہے، ڈسکارٹ، اس نے خدا کی ہستی کی ایک دلیل قائم کی وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سے مضبوط دلیل ہے کہ IMPERFECT جو نامکمل ہو خود وہ PERFECT ذات کا تصور باندھ ہی نہیں سکتا۔ اس کو PERFECT کا خیال ہی نہیں آ سکتا۔ اس لئے انسان جو کہ کامل نہیں ہے اس نے جو ایک کامل خدا کا تصور پیش کیا ہے یہ اس کی ذات کی پیداوار نہیں ہو سکتی یہ اوپر سے اترا ہوگا۔ لیکن جس تصور کو وہ کامل سمجھ رہا ہے وہ حقیقت میں عیسائی خدا کے تصور کے حوالے سے بات کرتا ہے یا جو خدا کا تصور بھی اس زمانے میں ڈسکارٹ کی دسترس میں تھا اسی کی بات کر رہا ہے حالانکہ وہ تصور نامکمل تھا۔ لیکن اس کو فلسفیانہ طور پر کامل سمجھتے ہوئے وہ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ایک غیر کامل چیز کامل تصور کو دل میں لا ہی نہیں سکتی کیونکہ اس کا روزمرہ کا تجربہ اسے کہیں بھی کمال سے آشنا نہیں کرتا اور جب اس کی ڈکشنری میں ہی لفظ کمال نہیں ہے کیونکہ اپنے تجربے میں اس نے کہیں کمال نہیں دیکھا تو معلوم ہوتا ہے یہ باہر سے اترا ہوا ایک مضمون ہے اور کامل ذات ہی نے اس کے دل میں پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بات فرما رہے ہیں وہ یہ ہے کہ کامل کا جو تصور انسان باندھ سکتا ہے اس تصور سے بھی بالا اس مضمون میں لامتناہی طور پر جو کمال ابھرتے چلے جائیں گے وہ سب اللہ کے ہیں۔ اور اس پہلو سے "عالم الغیب والشہادۃ" کا ایک اور مضمون سمجھ آ جاتا ہے جو اس کے بعد آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ "عالم الغیب" ہے کہ وہ غیب جانتا ہے اس میں ایک ایسی معرفت کا نکتہ بیان فرمایا ہے جو اس سے پہلے کبھی خدا کے احاد پر غور کرنے والے نے نہیں لکھا آپ فرماتے ہیں۔

> عالم الغیب سے تعلق کے لئے انسان کا سچا ہونا ضروری ہے عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے۔ اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

"یعنی اپنی ذات آپ ہی جانتا ہے" جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تصور کے کمال کے سب کنارے انسانی دسترس سے باہر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ جو پہلی بات تھی اس کا دراصل اس بات سے گہرا تعلق ہے۔ کمال کا جو تصور آپ باندھتے چلے جائیں ایک مقام تک پہنچ کر وہ ٹھہرے گا۔ اس لئے کہ انسانی سوچ کامل ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان خود ناکامل ہے۔ اور خدا کی ذات اس سمت میں آگے نظروں سے غائب ہوتی ہوئی دکھائی دے گی جیسے کوئی بہت بلند اور ارفع چیز ہے اس کو آپ دیکھیں تو کچھ دیر تک دکھائی دیتی ہے پھر وہ نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شروع میں توحید کی تعریف میں مضمون بیان فرمایا اس کا از خود اس مضمون سے تعلق قائم ہو گیا جو آپ غیب کے حوالے سے بیان فرما رہے ہیں۔ آگے کہا ہے وہ اپنی ذات کو جو غیب میں ہے خود ہی جانتا ہے اور اس کے سوا اس غیب کا کوئی علم نہیں رکھتا۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ فرمایا:

ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادہ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردے میں نہیں ہے یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرے ذرے پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا: "ھو الرحمٰن الرحیم" وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔

اس میں جو عالم الغیب والشہادہ کی گفتگو پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو روشنی ڈالی ہے اس سلسلے میں میں کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے اس مضمون کو کھولنے کے لئے آج رکھنا چاہتا ہوں۔ غیب سے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی نے یہ عظیم نکتہ بیان نہیں فرمایا کہ اپنی ذات کو اس کی ذات کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ غیب میں ہے۔ شہادۃ کے متعلق یہ بات فرمائی کہ اس سے اگر اس کی نظر سے دیکھا جائے تو ہر چیز شاہد ہی ہے۔ موجود ہے، آنکھوں کے سامنے ہے اور کہیں بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، کوئی پردہ نہیں کوئی اخفاء نہیں، کوئی ایسا سایہ نہیں ہے جس میں کوئی دیکھنے والا کوئی چیز دیکھ نہ سکے۔ تو خدا کے زاویے سے دیکھا جائے تو ہر چیز شہادۃ ہے، کوئی عالم اخفاء ہے ہی نہیں۔ انسان کے زاویے سے دیکھیں تو سب سے پہلا اخفاء خدا کی ذات کا ہے اور اس اخفاء کا بھی اس کو علم ہے۔ یہ دو باتیں بڑی واضح ہو گئیں۔ لیکن جس کو انسان شہادۃ سمجھتا ہے اس میں انسان حقیقت میں عالم الشہادۃ بھی نہیں ہے اور چونکہ توحید کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے اس مضمون کا یہ مطلب ہے کہ عالم الغیب تو تم سمجھو گے کہ وہی ہے لیکن شاید تمہیں یہ بات سمجھ نہ آئے کہ عالم الشہادۃ بھی وہی ہے، تم نہیں ہو۔ تمہیں وہم ہے کہ تم عالم الشہادۃ ہو اور عالم الغیب ہی عالم الشہادۃ ہو سکتا ہے۔ یہ ایک گہرا منطقی نکتہ ہے یا فلسفیانہ نکتہ ہے کہ جس کے تعلق کو آپ سمجھیں تو پھر اس بات کی حقیقت سمجھ آ جائے گی۔

"شہادۃ" دراصل سطح کے مطالعہ کو کہتے ہیں جو سامنے آ جائے اور ہر سطح کے پیچھے کچھ چیزیں ہوتی ہیں اُسے غیب کہتے ہیں۔ اور اگر صرف سطحی مطالعہ پر بنا کی جائے تو جو نتیجہ نکلتا ہے ہو سکتا ہے اسی کے غیب میں اس کا نقیض موجود ہو یعنی جو آپ سطح پر دیکھ رہے ہیں اس نظر کو رد کرنے والی باتیں اس کے پیچھے چھپی ہیں۔ جو نتیجہ آپ سطحی نظر سے نکالتے ہیں ہو سکتا ہے اس کے پیچھے کچھ ایسی باتیں ہوں جو آپ کے سطحی نتیجے کو غلط قرار دے رہی ہوں۔ تو عالم الحق ہونے کے لئے محض عالم الشہادۃ ہونا کافی نہیں۔ اور حقیقت میں عالم الشہادۃ ہونے کے لئے عالم الغیب ہونا ضروری ہے۔ جو عالم الغیب نہیں ہے۔ وہ عالم الشہادۃ ہو ہی نہیں سکتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عالم الغیب سے بات شروع کی ہے۔ شہادۃ سے نہیں کی حالانکہ بظاہر یہ ترتیب دکھائی دیتی ہے کہ پہلے شہادہ کی بات ہو جو پہلی منزل ہے۔ غیب کی باتیں تو بعد میں ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر آپ گہرائی میں اتر کر مضمون پر غور کریں تو یہی ترتیب درست ہے کوئی دیکھنے والی آنکھ جب تک غیب کا علم نہ رکھتی ہو یا غیب کے علم کو جاننے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو وہ عالم الشہادۃ بھی نہیں ہے۔ اور انسان کو نسبتی طور پر یہ مقام عطا ہوتے ہیں۔

> عالم الغیب سے جیسا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تھا ویسا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا اس لئے شہادہ کا علم بھی آپ کو سب سے زیادہ تھا۔

جو آدمی صاحب فراست ہے وہ ایک شخص کی ظاہری باتوں، ظاہری حرکتوں سے وہ نتیجہ نہیں نکالتا جو صاحب فراست نہیں ہے۔ ایک بھولا آدمی جو کچھ کہے کہتا ہے ٹھیک ہے جی اس نے کہا میں ایسا ہوں ایسے ہی ہوگا۔ لیکن جو عالم الشہادۃ حقیقت میں ہے اس کو ضرور کچھ نہ کچھ عالم الغیب ہونا پڑتا ہے۔ وہ اس کی اداؤں سے پیچھے اس کی چھپی ہوئی باتیں پہچانتا ہے۔ اس کے چہروں کے آثار سے تو جانتا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے عالم الغیب والشہادۃ سے ایسا تعلق باندھا کہ اس سے حقیقت میں کچھ غیب کا علم حاصل کرنے کی صلاحیت بھی حاصل فرمائی لیکن یہ وہ غیب نہیں ہے جس میں خدا اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی توحید سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ غیب ہے جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں انسان کی فراست کے چمکنے سے انسان کو بھی عطا ہوتا ہے۔

تو آپ اپنے معاملات میں دیکھ لیں جس شخص کو غیب کے جاننے کی صلاحیت نہ ہو وہ کسی چیز میں حقیقت میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہر دنیا کی چیز اسے دھوکا دے سکتی ہے۔ نظر میں کوئی چیز اور آرہی ہوتی ہے۔ حقیقت میں کوئی چیز اور ہوتی ہے۔ کسی کی عبادت کو دیکھ کر آپ اسے نیک سمجھ لیں، کسی کی قسموں پر جا کر آپ اس سے سودے کر بیٹھیں، کسی کے حلیہ، داڑھی وغیرہ دیکھ کر کہیں کہ بہت متقی پارسا ہے، یہ ساری ایسے عالم الشہادۃ کی باتیں ہیں جس کا غیب سے تعلق کٹ گیا ہے۔ اور اللہ جسے غیب کا علم عطا نہ کرے اسے غیب کا علم عطا ہو نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے عالم الغیب والشہادۃ کی حقیقت معلوم کر کے سب سے اہم چیز غیب کا معلوم کرنا ہے۔ اور غیب کا علم ٹامک ٹوئیوں سے حاصل نہیں ہو سکتا، محض اربع لگانے سے نہیں مل سکتا، زائچوں سے نہیں حاصل ہو سکتا صرف ایک طریق ہے کہ عالم الغیب سے تعلق پیدا ہو۔ اور عالم الغیب سے تعلق کے لئے انسان کا سچا ہونا ضروری ہے۔ عالم الغیب سے تعلق کے لئے دل کا تقویٰ ضروری ہے اس کے بغیر عالم الغیب سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی چیز کو سمجھنے کے لئے جو انسان نظری سفر اختیار کرتا ہے، نظری سے مراد سوچ اور فکر کا جو سفر اختیار کرتا ہے، اس میں ہر قدم پر تقویٰ کی روشنی چاہیئے ورنہ ہر چیز غائب میں رہے گی۔ یہ تقویٰ ہے جو وہ روشنی مہیا کرتا ہے جس سے قریب کا غیب حاضر میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے رات کو اندھیرے میں آپ سفر کریں کسی ایک کے پاس ٹارچ ہو اور ایک کے پاس نہ ہو۔ جو ٹارچ کے ذریعے سفر کرنے والا ہے وہ اندھیرے میں بھی بہت تیزی سے سفر طے کرتا ہے۔ سب اندھیروں کے پردے اس کی آنکھیں نہیں پھاڑ سکتیں۔ لیکن ایک حد تک اس ٹارچ کی روشنی سرایت کر جاتی ہے اندھیروں میں اور غیب کو حاضر میں تبدیل کر رہی ہوتی ہے۔ مگر جو بغیر کسی روشنی کے سفر کرتا ہے اس کے لئے اندھیروں میں دھکے کھانا اور گمراہ ہونا ہے اس کے سوا اس کا کوئی نصیب نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا مضمون شروع میں ہی اس حوالے سے باندھ کر پھر غیب کا ذکر فرمایا ہے

"ذالک الکتاب لاریب فیہ، ھدی للمتقین" یہ وہ کتاب ہے جس میں شک والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر بات سچی ہے۔ مگر ہدایت ان کے لئے ہے جن کے اندر تقویٰ کی روشنی ہے۔ تقویٰ کی تعریف آگے کرتے ہوئے سب سے پہلے اس تعلق غیب سے باندھا ہے۔

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ہ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ

(البقرہ: ۳،۴)

تقویٰ کی پہلی تعریف یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور حقیقت میں تقویٰ کے بغیر غیب پر ایمان لایا ہی نہیں جا سکتا جیسے ٹارچ کی روشنی کے بغیر اندھیرے میں بھی چھپی ہوئی چیز دماغ پر یقین نہیں آسکتا وہ غیب میں رہتی ہیں لیکن روشنی کو کہیں دھندلکے کی فضا ہیں، کچھ چھپی ہوئی، کچھ ظاہر فضا میں ان کو آپ پر روشن کرتی ہے اور جتنی روشنی تیز ہوگی اتنا ہی یقین بڑھتا چلا جائے گا۔ اور غیب کا مضمون تقویٰ سے اس لحاظ سے تعلق رکھتا ہے کہ قرآن کریم کا مطالعہ بھی اگر آپ کریں گے، تقویٰ نہیں ہوگا تو چونکہ آپ کا نور پھیکا ہے اس لئے قرآن کریم کے حقائق میں سے کچھ حقائق آپ کو ملے جلے، مشتبہ، دھندلے سے دکھائی دیں گے اور ریب کا مضمون باقی رہے گا۔ جیسے رات کے وقت کا جو سفر ہے اس میں سڑک اور اس کے گرد و پیش آگے پیچھے کے جو حقائق ہیں وہ تو موجود ہیں، ان کو روشنی تبدیل تو نہیں کر سکتی لیکن غیب میں ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور روشنی اگر زیادہ ہوگی تو ایک ریب سے باہر نکل آئیں گے اگر روشنی کم ہوگی تو دکھائی دینے کے باوجود ریب میں لپٹے رہیں گے یعنی کچھ نہ کچھ شک کا اس پہ سایہ باقی رہتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ شاید پہلے بھی آپ کو یہ قصہ سنایا تھا، واقعہ ہے اور کچھ لطیفے کا رنگ بھی رکھتا ہے کہ ایک دفعہ قادیان میں پارٹیشن سے پہلے کا ذکر ہے کہ ہمارے کزن سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور مسعود مبارک شاہ صاحب مرحوم، ان کے ایک دوست یہ دعوت کو شہر سے دار الانوار کے لئے روانہ ہوئے کیونکہ یہ دار الانوار میں رہا کرتے تھے۔ پہلے بہت بارش ہوتی تھی، اتنی کہ جو جوہڑ تھے ان کے کناروں تک پانی بھر گیا تھا، سڑک کے قریباً برابر ہو گئے تھے۔ اور چاندنی پوری کھلی ہوئی نہیں تھی۔ کہیں کہیں بادل کا ٹکڑا بھی آجاتا تھا۔ تو اب انہوں نے سوچا کہ کہیں یہ نہ ہو کہ ہم سڑک سمجھ کر جوہڑ پہ پاؤں رکھ دیں کیونکہ کنارے تو برابر ہوئے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی جو ان کا دوست تھا وہ بہت چالاک مشہور تھا، بہت ہوشیار تو اس نے کہا یہ تو کوئی مشکل بات نہیں ہے میں آپ کو ترکیب بتا دیتا ہوں۔ چلتے چلتے یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ترکیب اس نے یہ بتائی کہ دھندلکے میں عموماً یہ ہوا کرتا ہے کہ جس کو آپ سڑک سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ پانی ہوتا ہے اور جس کو آپ پانی سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ سڑک ہوتی ہے جیسے یہ پانی لگ رہا ہے اور یہ کہہ کر وہاں قدم رکھا تو پانی کی آوازان کی بلبلوں میں نکلی، پورا نیچے ڈوب گئے۔ تو یہ عالم غیب ہے جو روشنی کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں نظر آرہا ہے۔ اب یہ لوگ جو تقویٰ سے عاری ہیں قرآن یہ بھی پڑھتے مگر ان کی آنکھوں کے سامنے ایک دھند قائم رہتی ہے جس کو وہ پانی سمجھ کر قدم ڈالتے ہیں وہ سڑک نکلتا ہے جس کو سڑک سمجھ کر قدم رکھتے ہیں وہ بعض دفعہ پانی نکلتا ہے۔

تو خدا تعالیٰ نے عالم الغیب والشہادہ کے مضمون کو آغاز ہی میں تقویٰ سے باندھ دیا ہے اور فرمایا کہ اگر تم عالم الغیب سے حصہ پانا چاہتے ہو کیوں کہ عالم الغیب کے رستے سے گزر کر ہی علم شہادہ نصیب ہوگا۔ پہلے عالم الغیب رکھ دیا ہے اس کڑی منزل سے گزرو گے تو پھر جو شہادہ روشن ہوگی وہ حقیقی اور بغیر شک کے ہے۔ تو پھر شہادۃ کا مضمون حاصل کر لو گے۔ پس اس معنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر قیامت کے دن شہید کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

اب یہ دیکھیں قرآن کے مضامین کتنے مربوط ہیں اور اسماء باری تعالیٰ کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے۔ کیوں آخر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اپنی اپنی قوموں کا شاہد اور شہید بنایا اور ان سب پر حضرت

محمد رسول اللہ کو شہید بنا دیا گیا۔ اس لئے کہ عالم الغیب سے جیسا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا تھا ویسا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اس لئے شہادۃ کا علم بھی آپ کو سب سے زیادہ تھا۔ جو دیکھتے تھے جیسا سمجھتے تھے وہی نکلتا تھا۔ اس لئے کہ آپ کے ضمیر میں تقویٰ کی روشنی بڑی تھی۔ اور تقویٰ کے نتیجے میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عالم الغیب سے تعلق ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں پھر ایک اور بات بھی مزید روشنی پیدا کرتی ہے وہ عالم الغیب کی طرف سے شہادۃ کے امور میں الہامی تعلیم ہے۔ یعنی جو انسان اپنے نور سے براہ راست نہیں دیکھ سکتا اس کو پھر الہام روشن کرتا ہے۔ اور یہ جو مضمون ہے الہام کا یہ حقیقت میں ہے ہی غیب سے شہادۃ میں، حالات و واقعات میں چیزوں کو تبدیل کرنے کا مضمون ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا۔ الا من ارتضیٰ من رسول ..."

(الجن: ۲۷، ۲۸)

کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے غیب کے علم پر غلبہ نہیں دیتا۔ اب یہ دیکھیں کہ بہت ہی لطیف مضمون اور کیسے احتیاط سے لفظوں کا انتخاب ہوا ہے۔ "لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا" جس کا مطلب ہے غیب کا کچھ نہ کچھ علم غیر رسول بھی حاصل کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ روشنی ہر انسان کو عطا ہوئی ہے کہ وہ غیب کے پردے پھاڑ کر کچھ اندازے لگاتا ہے۔ ایک سیاسی مبصر جب آئندہ کے حالات کے متعلق تبصرہ کرتا ہے تو یہ وہی مضمون ہے مگر اسے اظہار علی الغیب نہیں کہہ سکتے۔ وہ کہتا ہے جو سیاسی حالات ظاہر ہو رہے ہیں، جو امکانات ہیں۔ ان کے نتیجے میں جو احتمالات ہیں، ان پر غور کر کے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ دس سال میں یہ تبدیلی واقع ہوگی۔ اب اگر وہ ذہین ہے اور تجربہ کار ہے تو کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہوتا ہے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی کا مستقبل کے متعلق اندازہ ہمیشہ درست ثابت ہو۔ پس اگر کچھ درست ثابت ہو اور کچھ نہ ہو تو یہ ریب کا مضمون ہے۔ شک والی بات باقی رہتی ہے۔

مگر قرآن کریم میں اللہ یہ فرماتا ہے "لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا۔ الا من ارتضیٰ من رسول" کسی کو بھی غیب پر اظہار نہیں دیتا یعنی غلبہ عطا نہیں فرماتا مگر اپنے کسی رسول کو چنتا کر چاہے وہ غیب پر اظہار عطا فرما سکتا ہے یا فرما دیتا ہے۔ تو غیب سے رسالت کا تعلق ہے اور بہت سے ایسے امور ہیں جو پردہ غیب سے الہام کے ذریعے پردہ شہود میں ابھرتے رہتے ہیں۔ اور یہی وہ مضمون ہے جس کے نتیجے میں دنیا مسلسل علمی ترقی کر رہی ہے۔ اور اگرچہ خدا کی کائنات میں اضافہ کچھ نہیں ہو سکتی مگر خدا کی کائنات پر پہلے سے زیادہ بڑھ کر علم کے ذریعے اس پر ایک قسم کا اظہار مسلسل کر رہی ہے۔ ایک قسم کا اظہار سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی علوم میں اگرچہ روشنی بھی ہے لیکن بہت سے احتمالات باقی رہتے ہیں کہ وہ بات جس کو وہ یقین سے سمجھ رہا ہے کل غلط ثابت ہو جائے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے کہ کل تک جو بات سمجھتے تھے وہ آج غلط نکلی۔ آج جو سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے کل غلط نکلے۔ تو ایک شک کا سایہ باقی رہتا ہے۔ لیکن وہ غیب جسے اللہ اپنے رسولوں پر ظاہر فرماتا ہے وہ اظہار کا رنگ رکھتا ہے۔ یعنی اس میں کامل یقین کا مضمون داخل ہو جاتا ہے۔ پس کامل علم شہادت کا غیب کے علم کے بغیر ممکن نہیں اور غیب کا علم نبیوں کے سوا بھی نصیب ہوتا ہے مگر نبیوں کو اظہاراً عطا ہوتا ہے اور غیر نبیوں کو اپنے نور بصیرت سے عطا ہوتا ہے۔ وہ اگر تقویٰ کے قریب تر ہے اور اسی

میں سچائی ہے تو پھر ایسی جستجو کرنے والے کے لئے زیادہ امکان ہے کہ وہ دن بدن غیب سے چیزوں کو دیکھ کر شاہد یعنی سامنے نظر آنے والی دنیا میں منتقل کرتا رہے۔

> **غیب سے رسالت کا تعلق ہے اور بہت سے ایسے امور ہیں جو پردہ غیب سے الہام کے ذریعہ پردہ شہود میں ابھرتے رہتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جس کے نتیجہ میں دنیا مسلسل علمی ترقی کر رہی ہے۔**

اس سلسلے میں سائنس نے جتنی ترقی کی ہے یہ سب غیب سے شہادۃ کی طرف کا سفر ہے اور درحقیقت اس میں بھی ایک مخفی الہام کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو اتنی ترقی کر لی ہے، ایسے ایسے راز دریافت کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسولوں کے سوا یا رسولوں میں سے جس کو چاہے اس کے سوا کسی کو غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا مگر ان مغربی قوموں کو دیکھو تو ان میں دہریے بھی ہیں، ان میں عیسائی یہودی خدا کے دشمن بھی ہیں پھر بھی ان کو اپنے اپنے دائرے میں غیب پر غلبہ عطا ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ دنیا نہیں سمجھتی مگر حقیقت یہ ہے کہ مادی علم بھی خدا کے بعض اسماء کی تجلیات کے نتیجے میں دنیا کو عطا ہوتے ہیں اور وہ تجلیات جو ہیں وہ زمانہ نبوت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب خدا ایک نبی پر ظاہر ہوتا ہے اور الہام کے ذریعے بہت سے غیب کے امور کو شہادت میں تبدیل کر دیتا ہے تو اس کی ایک ایسی روشنی کا انتشار ہوتا ہے جو کل عالم پر فیض برساتی ہے اور اس زمانے کے تقاضے پورے کرنے کے لئے جتنی مزید روشنی کی ضرورت ہے، ورنہ انسان اس روشنی کے بغیر نبی تک پہنچ ہی نہ سکے، وہ روشنی اس کو ضرور عطا کی جاتی ہے

پس نئے نئے علوم کے انوار بھی درحقیقت الہام سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض مخفی الہامات ہوتے ہیں بعض ظاہری اور جہری الہامات ہوتے ہیں۔ تو جب خدا کی تقدیر ایک زمانے کو علم عطا کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تبھی وہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں "اذا زلزلت الارض زلزالھا" والی سورت زلزال پڑھ کے دیکھیں وہاں صاف پتہ چل رہا ہے کہ موجودہ دور کی تمام ترقیات حضرت محمد رسول اللہ کے رب کے حوالے سے ہیں۔ "اذا زلزلت الارض زلزالھا و اخرجت الارض اثقالھا، و قال الانسان مالھا" (سورہ زلزال) اس قدر زمین اپنے راز اچھالے گی اور اپنے بھاری راز باہر نکال دے گی کہ تعجب سے انسان دیکھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے، یہ کیسا زمانہ آگیا ہے "یومئذ تحدث اخبارھا" اس دن یہ زمین خود اپنی باتیں بتائے گی۔ کیوں بتائے گی "بان ربک اوحیٰ لھا" اس لئے کہ اے محمد تیرے رب نے اس پر وحی نازل فرمائی ہے کہ یہ باتیں نکالو اور دنیا کو بتاؤ۔

اب کون کہہ سکتا ہے کہ یہ محض قرآن کا ایک دعویٰ تھا ورنہ ان لوگوں نے تو خود اپنے زور بازو سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اس بات کی سچائی، اس ثبوت کے طور پہ کہ یہ دعویٰ نہیں تھا ایک عالم الغیب اور عالم الشہادۃ خدا نے تقدیر کے طور پر جاری فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اس زمانے کے ظہور سے پہلے ان رازوں کی اطلاع دے دی جو اس زمانے میں رونما ہونے تھے، چنانچہ قرآن کریم

کی وہ صورتیں جو اس زمانے میں ہونے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں ان کو پڑھیں تو عقل ششدر رہ جاتی ہے کہ کیسے ممکن تھا کہ عرب کے ایک امی پر ایسے علوم ظاہر ہوں جن کو چودہ سو سال کی محنت کے بعد انسان نے کمانا تھا اور ابھی اس سے بھی آگے کے زمانے کے علوم ظاہر فرما دیئے گئے۔ یہ فرض کی باتیں نہیں، یہ خیال کے قصے نہیں، یہ محض تعلی کے دعوے نہیں، سو فیصدی حقیقت کی باتیں ہیں جو قرآن کے حوالے سے میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

پس الہام کا غیب کو شاہد میں تبدیل کرنے کے ساتھ ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب تک آسمان پر یہ فیصلہ نہ ہو اس وقت تک زمین والے غیب کا علم حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ مگر جہاں تک اظہار علی الغیب کا تعلق ہے وہ رسولوں ہی کو عطا ہوتا ہے۔ اور اس غیب کا اس غیب سے ایک فرق ہے۔ اس غیب کے علم کا اس غیب کے علم کے ساتھ ایک فرق ہے۔ اس غیب کے علم کا اس غیب کے علم کے ساتھ ایک فرق ہے۔ اور وہ فرق اسی مثال سے میں آپ پر ظاہر کروں گا جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے آج سائنس دان بہت سے مخفی رازوں کو پا گئے جو زمانے کی آنکھوں سے ہزاروں لاکھوں سال سے مخفی پڑے ہوئے تھے، چھپے ہوئے تھے۔ لیکن کھوج لگا کر، محنت کر کے رفتہ رفتہ وہ ان میں اتر رہے ہیں اور ہر قدم جو وہ اٹھاتے ہیں وہ اس روشنی کی مدد سے اٹھاتے ہیں جو پہلے سفر نے ان کو عطا کر دی ہے اور وہ کوئی لامحدود روشنی نہیں ہے جو اپنے زمانے سے آگے نکل کر باتیں کرتی ہو۔

انسان جب اندھیرے میں چلتا ہے اگرچہ اس کے ہاتھ میں روشنی نہ بھی ہو تو وہ جانتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد آنکھیں کچھ نہ کچھ اندھیرے میں دیکھنے کی اہلیت حاصل کر لیتی ہے۔ پھر وہ پچھلے سفر کے تجربے سے ایک روشنی لیتا ہے اور ہر اگلا قدم زیادہ احتیاط سے اٹھاتا ہے اور زیادہ صحیح سمت میں اٹھاتا ہے۔ کیونکہ اندھیرے کے تجربوں نے اس کو ٹھوکریں لگائیں، اسے زخم پہنچائے کہیں وہ گرا، کہیں وہ لڑکھڑایا اور آہستہ آہستہ اس کے تجربے نے اس کو بتایا کہ یہ چیز جو یوں دکھائی دے رہی ہے یہ ایسی ہوگی۔ اس طرح اس کا غیب سے شہادت کی طرف سفر اظہار علی الغیب کہلا ہی نہیں سکتا کیونکہ بڑی محنت کے ساتھ کچھ کچھ دکھائی دینے والا سفر ہے جب وہ اجتماعی شکل اختیار کر لیتا ہے، ایک صدیوں کا علم اکٹھا ہوتا ہے تو ایک عظیم حقیقت دنیا میں ابھر آتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں ایک نئے زمانے میں داخل ہو گئے ہیں،

قرآن کریم جس غیب کی اطلاع دے رہا ہے کہ نبیوں کو جس کو بھی ان میں سے چاہے رسولوں کو، ان کو اظہار علی الغیب دیتا ہے اس کی مثال قرآن کریم کی ان آیتوں میں ہے جو اس زمانے سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ادنیٰ بھی کھوج لگانے کی زحمت نہیں گوارا فرمائی۔ آپ کے تجربے کو اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے سوچا بھی نہیں تھا کہ آئندہ زمانے کی سواریاں کیسی ہونگی۔ آپ کے تصور میں یہ بات نہ آسکتی تھی نہ آئی کہ رستوں، سڑکوں والا آسمان کیا چیز ہے جس پر سڑکیں بن جائیں گی اور جس پر مراسلات چلیں گی اور بامقصد سفر ہونگے، کچھ پیغامات لیکر جائیں گی، کچھ چیزیں یہاں پھینکیں گی، کچھ چیزیں وہاں پھینکیں گی۔ وہ سارا مضمون کہ پھر آخر صحف نشر کئے جائیں گے۔ ایسی چیزیں ایجاد ہو جائیں گی کہ کثرت کے ساتھ کتابیں شائع ہونگی اور صحیفے ہر طرف پھیلا دئے جائیں گے، قانون کی راج دھانی ہوگی، یہ تمام وہ مضامین ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سوچوں اور تجارب سے کوئی بھی تعلق نہیں، پس آپ کے لئے جو غیب، شہادت میں تبدیل فرمایا گیا وہ خالصۃً اللہ کے تعلق سے آپ کو استثنائی طور پر عطا کیا گیا اور زمانے کا کوئی شخص بھی اس سفر میں آپ کا شریک نہیں ہو سکتا تھا۔ "الا من ارتضیٰ من رسول" کا مضمون پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے جس میں ذرا بھی شبہ نہیں رہتا۔

وہ زمانہ جب ہر انسان محنت کرکے کچھ نہ کچھ، تھوڑا تھوڑا سفر کرکے، ایک دوسرے کو آوازیں دے کر، ایک دوسرے سے پوچھ کر رستوں کے متعلق فیصلے کرتا ہے کہ یہ رستہ بہتر ہے، یہ رستہ درست نکلا، یہ غلط ہوگا، یہ اجتماعی ایک سفر کی مثال ہے جس میں ہر شخص کے جائز ے دوسرے کے لئے مددگار بن رہے ہوتے ہیں اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک ہی انسان ہے جس کو سائنس کی غیب کی باتوں کا علم ہو گیا اور باقی سارے محروم بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس عالم الغیب سے علم کا عطا ہونا اور معنے رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں، اس کی تقدیر کے نتیجے میں انسان کی عقلوں کو روشن کیا جانا اور انہیں اس قابل بنانا کہ وہ الٰہی علم کو جو مخفی پڑا ہوا تھا کچھ بہتر رنگ میں سمجھ سکیں اور ان علمی خزانوں کو جو دبے پڑے تھے ان پر نظر ڈال کر ان سے استفادہ کر سکیں یہ ایک اور مضمون ہے ان دونوں میں مماثلت کوئی نہیں ہے۔

جو چودہ سو سال پہلے کی خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو عطا ہو گئیں وہ کس کسب سے تعلق رکھتی ہیں، کس سائنسی تحقیق سے تعلق رکھتی ہیں، کچھ بھی نہیں۔ سارا زمانہ محروم تھا اور آپ کو بھی جب علم ہو رہا ہے تو ایسا علم ہو رہا ہے جس کا آپ کو ذاتی طور پر کچھ پتہ نہیں۔ اور جب بعض ایسی باتیں فرماتے ہیں علم الٰہی سے حاصل کر کے جو آپ بیان کرتے ہیں اور اس زمانے کے لوگوں کو کچھ سمجھ بھی آتی ہے بہت سی باتیں تو سمجھ آئی ہی نہیں تھیں ان کو۔ وہ سمجھتے تھے پتہ نہیں کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ شاید مرنے کے بعد کچھ اس قسم کی چیزیں ہوں ہمارے علم کے مطابق تو یہ ممکن نہیں ہے۔ مثلاً یہ خیال کہ دنیا میں طاقتور لوگ اور غریب لوگ زمین و آسمان کی حدوں سے تجاوز کرنے کی کوشش کریں گے چھلانگیں لگا کر اس سے آگے جانے کی کوشش کریں گے۔ اب کون احمق ہے جو یہ سوچ سکتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانے میں کوئی دنیا کا انسان یہ تصور کر سکتا تھا کہ انس، انسان جس کا ذکر ہے "معشر الانس" جن کے متعلق تو اپنا غلط تصور پیش کر دیتے ہیں اس لئے میں اس کو چھوڑ رہا ہوں کہ معشر الانس یہ تصور بھی باندھ سکتے تھے اس وقت کہ ہم زمین و آسمان کی اقطار سے باہر نکل جائیں گے۔ ڈھائی فٹ کی چھلانگ مارتے تھے یا تین فٹ کی یا دو گز کی کرلیں اس سے اوپر تو چھلانگ لگانے والا ہی آدمی نہیں پیدا ہوا تھا اس زمانے میں۔ اب کچھ معیار بڑھے ہوئے ہیں لمبی پریکٹس اور مہارتوں کے نتیجے میں۔ تو وہ جس کی چھ فٹ کی چھلانگ ہو اس کے متعلق یہ دعویٰ کر دینا کہ وہ یہ سوچے گا اور غور کرے گا اور سنجیدگی سے یہ فیصلہ کر رہا ہوگا کہ میں زمین و آسمان کی اقطار سے نکل کر باہر چلا جاؤں گا۔ کوئی پاگل کا بچہ ہی ہوگا جو یہ کہے کہ انسانی سوچ کی حد کے اندر یہ بات داخل تھی۔

پس وہ علم غیب جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو عطا کیا جا رہا تھا اس میں کوئی شریک نہیں تھا۔ سارا زمانہ تلاش کر کے دیکھیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کوئی ان علوم میں شریک نہیں تھا جو عالم الغیب کی طرف سے آپؐ کو عطا ہو رہے تھے۔ مگر جس زمانے میں ہم داخل ہوئے ہیں، جس

کی پیش گوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اللہ سے علم پاکر دی تھی اس میں انسان بحیثیت انسان کچھ پانے کی صلاحیت حاصل کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وہاں بھی غلط فہمی دور کی جا رہی ہے کہ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود ذاتی صلاحیتیں ہیں۔ یہ خدا کی تقدیر نے محمد رسول اللہ کے آخری غلبے کی خاطر جو انسان کی عقلوں میں جلاء بخشی تھی اور زمانے کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جو نئی نئی ایجادات کی ضرورت تھی ان کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا اور زمین کے خزانوں کو حکم دیا کہ گویا وہ خود نکل کر سامنے آئیں اور اسی الہٰی تقدیر کے نتیجے میں پھر سائنسدانوں نے ترقی کی ہے۔

اس کے کچھ شواہد ایسے بھی ملتے ہیں جن کا الہام سے کچھ تعلق دکھائی دیتا ہے یعنی انبیاء والا الہام تو نہیں مگر الہام سے ملتی جلتی کیفیات ہیں جو دکھائی دیتی ہیں مثلاً سنگر مشین جو سلائی کی مشین ہے اس کے موجد نے بہت غور کیا اور بہت سوچا کہ میں کیسے ایسی چیز ایجاد کروں کہ ایک دھاگہ نیچے جا رہا ہو دوسرا کوئی اوپر آرہا ہو اور وہ ٹانکے بھرتے چلے جائیں خود بخود اور پھر کھلیں نہ، پکے رہیں۔ ہر قسم کا تصور اس نے باندھا لیکن ناکام ہو کر تھک گیا۔ پھر اس کو کشفاً ایک نظارہ دکھائی دیا گیا وحشیوں سے لڑنے کا اور جس میں نیزے کا جو پھل تھا اس میں وہ آنکھ تھی جو سوئی کی آنکھ ہوتی ہے اس کے پیچھے نہیں تھی۔ اس سے پہلے جو سوئی کا تصور انسان کے علم میں تھا وہ سوئی کے نوک کے اوپر آنکھ نہیں تھی پیچھے کی طرف آنکھ تھی اور جو پیچھے آنکھ ہو اس کے ذریعے یہ خود کار مشین ایجاد ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ تو اس نے جب کشفی نظارے میں یا رؤیا میں دیکھا کہ وہ جو وحشی لڑ رہے ہیں ان کے نیزوں کے اندر آنکھ ہے تو اچانک اس کو روشنی عطا ہوئی اس نے کہا اوہو مجھے بات سمجھ آگئی۔ اگر مشین بنانی ہے تو پھل والے حصے میں آنکھ ڈالنی پڑے گی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ جتنی بھی سوئیاں ہیں مشین کی ان کے پھل کے اندر آنکھ ہوتی ہے تو ایسے ایک واقعہ نہیں، ایسے بہت سے واقعات قطعی شہادتوں کے ساتھ سائنسی تاریخ میں محفوظ ہیں کہ بسا اوقات انسان کو یعنی ایک سائنس دان کو ایک ایسے مرحلے پر آکر جہاں عقل نے کام چھوڑ دیا الہام نے راہ دکھائی یا رؤیا اور کشوف نے راہ دکھائی۔

پس چونکہ خدا فیصلہ کر چکا تھا اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ جہاں عقل ٹھہر جائے وہاں اللہ انگلی پکڑ کے کہے نہیں کچھ اور آگے چلو اور "بان ربک اوحیٰ لھا" اس رنگ میں بھی پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے کہ اللہ کی طرف سے واقعۃً وحی کے ذریعے بعض راہنمائیاں دکھائی دیتی ہیں اور جب ان کا انسان مطالعہ کرتا ہے تو حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ کس طرح ان لوگوں کا جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں کشف اور الہام کے ذریعے غیب کا علم حاصل کر لینا کیا معنے رکھتا ہے۔ یہ وہ معنے رکھتا ہے کہ دراصل محمد رسول اللہ کا غیب سے تعلق ہے اور اللہ نے آپ کو جو غلبہ عطا کیا ہے غیب پر اس غلبے کے طور پر ان سب کو غلام بنایا گیا ہے۔ ان ساری قوموں کو اس غلبے میں مددگار بنانے کے لئے اور وہ انقلاب پیدا کرنے کے لئے جو محمد رسول اللہ کی ذات سے وابستہ فرمایا گیا ہے غیب سے کچھ حصہ ان کو ملا ہے اور اس کے بغیر دنیا ترقی نہیں کر سکتی۔

پس "عالم الغیب والشہادۃ" میں مرکزی بات یہ یاد رکھیں اور اسی پر میں آج خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ شہادۃ، غیب سے وجود میں آتی ہے۔ شہادت سے غیب وجود میں نہیں آتا۔

کامل علم شہادت کا غیب کے علم کے بغیر ممکن نہیں اور غیب کا علم نبیوں کے سوا کبھی نصیب ہوتا ہے مگر نبیوں کو الہاماً عطا ہوتا ہے اور غیر نبیوں کو اپنے نور بصیرت سے عطا ہوتا ہے۔ وہ اگر تقویٰ کے قریب تر ہے اور اس میں سچائی ہے تو پھر ایسی جستجو کرنے والے کے لئے زیادہ امکان ہے کہ وہ دن بدن غیب سے چیزوں کو دیکھ کر شاہد یعنی سامنے نظر آنے والی دنیا میں منتقل کرتا رہے۔

ہر چیز تھی اور رہے گی مگر جب تک انسان پیدا نہیں ہوا صرف اللہ کے علم میں تھی۔ جب تک ذی شعور چیزیں پیدا نہیں ہوئیں ہر چیز پردہ غیب میں تھی۔ اللہ کی ذات بھی غیب میں تھی اور تمام موجودات جو اس کی ذات سے پیدا ہوئی تھیں وہ سب غیب میں تھیں۔ تو شہادت غیب کے بطن سے پیدا ہو رہی ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں یہ غیب سے وجود میں آرہا ہے اور شہادت پر غور کریں تو اس کے پیچھے اور غیب دکھائی دیتا ہے اور جب تک پس پردہ غیب کا علم نہ ہو شہادت کا یقین نہیں رہتا، وہ ریب میں چلی جاتی ہے۔ تو تقویٰ ہی کی آنکھ ہے جو اس مضمون میں آپ کی رہنما بن سکتی ہے خواہ وہ روحانی علوم کی جستجو کا سفر ہو یا مادی علوم کی جستجو کا سفر ہو اس آیت کو ہمیشہ اپنے لئے نشان راہ بنا رکھیں یہی ہے جو آپ کو منزل کی طرف لے کے جائے گی کہ "ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ ھدی للمتقین" صرف متقیوں کو ہدایت دے گی۔ متقی کون ہیں " الذین یومنون بالغیب" جو غیب پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ غیب پر ایمان لائے بغیر غیب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور ایمان لائے بغیر نہ ان کو عبادت کا ذوق پیدا ہوتا ہے نہ عبادت کے لئے ہمت اور طاقت نصیب ہوتی ہے۔ " الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون" اور پھر جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ اس کا بھی غیب سے تعلق ہے کیونکہ ایک ماضی کا غیب ہے، ایک حاضر کا غیب، ایک مستقبل کا غیب۔ جو دانہ ایک انسان ایک زمیندار زمین میں ملا دیتا ہے، مٹی میں ملا دیتا ہے، اس کو غیب پر یقین ہے یا ایمان ہے تو ڈالتا ہے۔ یقین نہیں ہے مگر ایمان ضرور ہے، ایمان ہے کہ ہاں ان دانوں میں سے اکثر یا کچھ نہ کچھ تو ضرور اگیں گے اور اس کے نتیجے میں وہ زیادہ پا لیتا ہے۔ تو جن کا غیب خدا سے تعلق ہو وہ خدا کی راہ میں بے دھڑک خرچ کرتے ہیں کیونکہ یہاں ان کا ایمان کامل ہوتا ہے اور اپنے تجربے کی بناء پر وہ جانتے ہیں کہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے رزق کو اللہ تعالیٰ کم نہیں کیا کرتا، ہمیشہ بڑھاتا رہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عالم الغیب اور عالم الشہادۃ ہونے کی حیثیت سے ہم پر اپنے فضل نازل فرمائے اور اپنی ذات سے ہمیں تعلق جوڑنے میں آسانیاں مہیا فرمائے۔

درخواست دعا خاکسار کے والد کی صحت، تندرستی کیلئے نیز میرے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مبارک احمد مسلم کارکن پریس قادیان

توہینِ رسالت کے الزام کی آڑ میں قتل کا منصوبہ

(رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ)

صوبہ پنجاب میں ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں جاتری کہنہ (JATRI KUHNA) میں گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ملک لطیف احمد سرور ایک انتہائی قابل فرض شناس اور دیانتدار فرد ہیں۔ تمام علاقہ میں اُن کی شرافت مسلم ہے۔ اسی اسکول میں ایک ٹیچر محمد اشفاق نامی بھی ہیں جو اپنی بدزبانی کی وجہ سے نہ صرف اسکول میں بلکہ پورے گاؤں میں مشہور ہیں اور تمام لوگ اُس کی بدخلقی سے تنگ ہیں۔ اُس کے والد چوہدری محمد نذیر صاحب کے علاقہ کے سابق ایم۔پی۔اے جناب عبد الرشید ڈوگر سے گہرے مراسم ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے دونوں باپ بیٹا علاقے کے غریب لوگوں پر اپنی دھونس جماتے ہیں۔ اور لگتا ہے کہ انہیں ظلم کا نشانہ بنائے رہتے ہیں۔

اسی اسکول میں عربی پڑھانے کے لئے گاؤں کا امام مسجد طاہر حسین مقرر ہے۔ وہ بھی اپنی عادات سے اسکول کی فضا کو اکثر مکدر کرتا رہتا ہے۔ اور ہر فتنے کے پیچھے اُس کا ہاتھ ہوتا ہے۔ واقعات کے مطابق اکتوبر ۱۹۹۴ء کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر محمد اشفاق نے لڑکوں سے رقوم اکٹھا کرنی شروع کیں تاکہ عید میلاد النبی کی تقریب منعقد کی جاسکے۔ جس پر بعض والدین نے اعتراض کیا اور ہیڈ ماسٹر صاحب سے اس کی شکایت کی اور کہا کہ بچوں سے پیسے مانگے جاتے ہیں۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے بھی ایک سرکلر آیا کہ تقریب عید میلاد النبی کے بہانے سے لڑکوں سے کوئی چندہ وغیرہ وصول نہ کیا جائے۔ اس پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے چند دیگر اساتذہ کی موجودگی میں محمد اشفاق سے کہا کہ وہ بچوں سے رقوم نہ لے اور جو پیسے اکٹھے کئے جاچکے ہیں وہ اُن بچوں کو لوٹا دیئے جائیں۔ مگر محمد اشفاق ہیڈ ماسٹر صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے پیسے اکٹھے کرتا رہا اور پھر عید میلاد النبی کی تقریب منعقد کی۔ اور پروپیگنڈہ کیا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب عید میلاد النبی کے خلاف ہیں اس لئے ایسے احکامات صادر کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اُس نے ملاں طاہر حسین کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا اور ہیڈ ماسٹر صاحب کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں رہنے لگا۔ تھوڑے دنوں کے بعد محمد اشفاق نے اپنے بچے کی پیدائش کی خوشی میں ایک تقریب منعقد کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اسکول کے اساتذہ کو مدعو کیا۔ یہ تقریب اسکول میں ہی منعقد ہوئی۔ اس میں دیگر اساتذہ کے ساتھ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی شرکت کی اور بچے کے نیک ہونے اور لمبی زندگی کے لئے دعائیں کیں۔ مگر ایک استاد جو کسی وجہ سے محمد اشفاق سے نالاں تھا اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو علم و عقل دے مگر وہ اپنے والدین یا خاندان پر نہ جائے" اس ریمارک کو بھی محمد اشفاق نے ہیڈ ماسٹر کی طرف منسوب کر کے سمجھا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے یہ بات دوسرے ٹیچر سے کہوائی ہے۔ حالانکہ جس وقت اُس استاد نے یہ بات کہی ہیڈ ماسٹر صاحب نے اُسے ٹوکا اور کہا کہ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ اس واقعہ سے بھی محمد اشفاق کے دل میں انتقام کی آگ بھڑکنے لگی اس کے بعد ایک اور واقعہ ہوا۔ محمد اشفاق کا ایک اور استاد سے تنازعہ ہوگیا۔ اُس کی وجہ تو معمولی تھی مگر بات بڑھ گئی۔ ہوا یوں کہ اسکول کے برتنوں میں سے ایک گلاس گم ہوگیا۔ محمد اشفاق نے ایک سائنس لیبارٹری اسسٹنٹ پر الزام لگایا کہ اُس نے گلاس چوری کیا ہے۔ چونکہ گلاس کی شکل ہو بہو اسکول کے گلاسوں کی طرح تھی اس لئے محمد اشفاق نے لیبارٹری اسسٹنٹ سے گلاس لے کر اسکول کے گلاسوں یعنی برتنوں میں رکھ دیا اس سے دونوں اساتذہ میں تلخ کلامی ہوگئی۔

پھر اسکول کے خاکروب نے محمد اشفاق کے خلاف شکایت کی کہ اُس نے خاکروب کو ایک دن صرف اس بات پر گالیاں دیں کہ اُس نے محمد اشفاق کو آگے بڑھ کر سلام نہیں کیا اور اُس کی سائیکل نہیں پکڑی۔

اسکول کے ملازم نائب قاصد نے بھی شکایت کی کہ محمد اشفاق نے اُس کے ساتھ بہت بدتمیزی کی اور گالیاں دیں۔ کیونکہ سیکنڈ ماسٹر صاحب کے حکم کے مطابق نائب قاصد نے لیٹ آنے والوں کو رجسٹر نہیں دیا تھا اور محمد اشفاق لیٹ اسکول آیا تھا۔

اِن چھوٹے چھوٹے مگر اہم تنازعات کو حل کرنے کے لئے ہیڈ ماسٹر نے تین اساتذہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی تاکہ معاملات سلجھائے جاسکیں۔ چنانچہ اِس کمیٹی نے چھان بین کر کے فیصلہ دیا کہ محمد اشفاق غلطی پر ہے اور اُسے صلح کرنے کے لئے کہا گیا مگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوا۔ اور صلح نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد محمد اشفاق کے والد اسکول میں آکر ہیڈ ماسٹر صاحب سے ملے اور ان سے کہا کہ اُن کے لڑکے کو خواہ مخواہ تنگ کیا جا رہا ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام صورت حال انہیں سمجھائی اور بتایا کہ اُن کا لڑکا ہر ایک سے بدخلقی سے پیش آتا ہے نیز یہ بھی بتایا کہ پچھلے دنوں اسکول کے امتحان کے پرچے آؤٹ کرنے میں بھی محمد اشفاق کا ہاتھ ہے جو کہ ایک سنگین جرم ہے اس کے علاوہ اُس نے عید میلاد النبی کے موقع پر بھی حکم عدولی کی اور لڑکوں کے پیسے واپس نہیں کئے اور اُس کے والد صاحب کو کہا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو سمجھائیں تاکہ اسکول کی فضا مکدر نہ ہو۔

اس کے والد نے کہا کہ چلو جو ہوا سو ہوا اب فریقین میں صلح کروا دیں۔ صلح تو ہوگئی مگر اس کے باوجود اشفاق کے رویے میں تبدیلی نہ آئی بلکہ ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو دونوں باپ بیٹوں نے ہیڈ ماسٹر کے خلاف ایک منصوبہ بنایا اور تمام گاؤں میں مشہور کر دیا کہ ہیڈ ماسٹر نے نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے ہیں۔ ملاں طاہر حسین بھی اس خوفناک منصوبے میں اُن کے ساتھ شامل ہوگیا۔ اور نماز جمعہ کے بعد ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا جس میں تنظیم سرفروشاں کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ ہیڈ ماسٹر کو ٹھکانے لگایا جائے۔ اور کہا گیا کہ جو شخص ہیڈ ماسٹر کو قتل کرے گا اُسے غازی علم دین شہید کا خطاب دیا جائے گا۔ جب اِس شر انگیزی اور بے بنیاد الزام کی خبر دوسرے اساتذہ کو ملی تو اُنہیں انتہائی دُکھ ہوا۔ اور انہوں نے تمام گاؤں والوں کو مکمل یقین دلایا کہ اِس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی باتیں ہم روز سنتے ہیں وہ جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں بڑے ادب اور عقیدت سے کرتے ہیں۔ یہ دونوں باپ بیٹوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے۔ گاؤں والوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے تو ہیڈ ماسٹر صاحب کو ایسا کبھی نہیں پایا اس پر اُن شرارت پسندوں اور اُن کے ہمنواؤں نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں یہ ہیڈ ماسٹر قادیانی ہے۔ غیر مسلم ہے۔ اور یہ سب اس کی چالیں ہیں جنہیں آپ سادہ لوح

مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس پر اساتذہ نے کہا کہ چلو اس مسئلہ پر پنچائت بٹھا دیتے ہیں۔ آپ ۲۴ اکتوبر کو اسکول میں تشریف لائیں آپ پنچائت کی صورت میں جو فیصلہ دیں سب کو قابلِ قبول ہوگا۔

چنانچہ ۲۴ اکتوبر کو پنچائت بیٹھی جس میں گاؤں کے ۱۲ معززین نے حصہ لیا اور ۹۰ کے لگ بھگ دیگر افراد بھی شامل ہوئے۔ گاؤں کے چوہدری محمد اشرف کو پنچائت کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ انہوں نے سب سے پہلے محمد اشفاق کو اپنا موقف پیش کرنے کو کہا تو اس نے وہی باتیں دہرا دیں کہ ہیڈ ماسٹر ملک لطیف احمد سرور نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے اور کہا ہے کہ عید میلاد النبی کفر خانہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

اس کے بعد ملک لطیف احمد سرور نے تحریری طور پر اپنا بیان داخل کیا جو پڑھ کر سنایا گیا۔ جو ذیل میں درج ہے۔

"میرا ایمان ہے کہ سچا مذہب اسلام ہے۔ اور سچا خدا وہی ہے جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والی ذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ آپ کی پیروی کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند پایہ شان کو نہ کوئی پہلے پہنچا ہے اور نہ کوئی آئندہ پہنچ سکتا ہے۔ اُن کی توہین کرنے والا خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بنے گا۔ اس لئے وہ تمام لوگ جو اس منصوبہ میں شامل ہیں میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اُن کو اپنی قہری تجلی کا نشانہ بنا تا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دلوں میں قائم ہو اور جاتری کے لوگوں کے لئے ایک نشان رہے"

چنانچہ پنچائت نے متعلقہ افراد کے بیانات سننے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ دیا۔

"ہم مسلمان اہل دیہہ جاتری کہنہ۔ تحصیل و ضلع شیخوپورہ کے رہائشی ہیں۔ اور ہم باہوش وحواس خمسہ بارضاء ورغبت بلا تشدد اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں جاتری کہنہ کے ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور ماسٹر محمد اشفاق کے درمیان جھگڑا ہوا اور محمد اشفاق کی طرف سے ہیڈ ماسٹر صاحب پر دھبہ لگایا گیا ہے کہ انہوں نے رسولِ کریم کے بارے میں گستاخی کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس بنا پر ہم آج ہی تمام معززین دیہہ اکٹھے ہوئے اور متعلقہ دونوں فریق بھی اس پنچائت میں شامل تھے دونوں فریقوں کے بیانات سننے کے بعد پنچائت اس حد تک پہنچ گئی کہ محمد اشفاق آپ نے بیان میں جھوٹا ہے جو کہ اُس نے بھی اپنی غلطی کو تسلیم کیا۔ اور معززین دیہہ نے اس کی معذرت قبول کی یہ تمام کارروائی سیاسی رنگ رکھتی تھی اور مذہبی جنون کو ابھار کر ہیڈ ماسٹر کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور یہ نہائت ہی قبیح فعل ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور ہیڈ ماسٹر صاحب نہائیت ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔"

اور اس فیصلہ کے نیچے سب پنچائیتوں نے اپنے دستخط ثبت کئے۔ اور دشمنانِ احمدیت کا ایک اور حربہ ناکام ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب معززین کو توفیق دی کہ انہوں نے انصاف سے کام لیا اور صحیح فیصلہ دیا خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طرح ایک احمدی مسلمان کو ایک انتہائی گھناؤنے الزام سے بری کر دیا گیا اور اس کی جان بچ گئی۔

دیکھنے میں تو یہ پاکستان کے دیہات میں ہونے والا ایک واقعہ ہے مگر احمدیت کے مخالف مُلّاؤں کی ذہنیت ایک ہی جیسی ہے ان کی حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ احمدیوں پر الزام لگا کر کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں لوگوں کو اُن کے خلاف ابھارا جائے اور ان پر حملے کرائے جائیں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر ان کے خلاف توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات درج کرائے جائیں اور عدالت سے ان کو سزائے موت دلائی جائے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو اور اسلام کو ان علمائے سُوء سے جلد نجات دے تا کہ ملت اسلامیہ ان شر انگیزوں کے خطرناک فتنوں سے محفوظ رہ سکے

❀❀❀

اعلانات نکاح

● — عزیزم مکرم محمد ریاض الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب آندھرا کا نکاح عزیزہ نزہت بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر خواجہ سعید احمد انصاری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پڑھا جا چکا تھا

مورخہ ۲۰/۵/۹۵ کو نفیس منزل "حیدر آباد میں عزیزہ کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی مورخہ ۲۱/۵/۹۵ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱/۵/۹۵ کو "خواجہ گلشن" حیدر آباد میں عزیزم مکرم محمد قدرت اللہ غوری صاحب انجینئر ابن مکرم محمد نصرت اللہ غوری صاحب ساکن ملے پلی حیدر آباد کا نکاح عزیزہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب ساکن لال ٹیکری حیدر آباد کے ساتھ مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اُسی روز رخصتی عمل میں آئی اور مورخہ ۲۲/۵ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا

● — مکرم مقصود احمد صاحب آف حیدر آباد ولد مکرم غلام احمد صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۸/۵/۹۵ بروز منگل بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں مبلغ ۲۶۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرمہ رقیہ سلطانہ ذاکرہ بنت مکرم آر ایم نصر اللہ شریف صاحب کے ساتھ خاکسار نے کیا۔ اسی دن رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔ (اعانت بدر ۵/-)

(محمد کلیم خاں مبلغ سلسلہ بنگلور)

● — خاکسار کی ہمشیرہ حمیدہ خانم بنت مکرم مستری محمد یوسف صاحب مرحوم قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سید عطاء المجیب صاحب ولد مکرم سید بشیر احمد صاحب آف بھونیشور اڑیسہ مورخہ ۲۸-۱۲-۹۴ کو -/۲۵۰۰۰ Rs حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت نے مسجد اقصیٰ قادیان میں فرمایا۔ ۱۶ مارچ ۹۵ کو رخصتی عمل میں آئی اسی طرح دوسری ہمشیرہ عزیزہ نہمیدہ خانم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عبد اللطیف صاحب آف بیلگام کرناٹک -/۳۰۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۱۷-۴-۹۵ کو صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی مسجد اقصیٰ قادیان میں فرمایا۔ تقریب رخصتی بھی اسی روز عمل میں آئی۔ ہر دو رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵/-)

(عبد المالک قادیان)

درخواست دعا

● — خاکسار کے والدین مرحوم کی مغفرت بلندی درجات نیز اہل خانہ کی صحت و تندرستی درازی عمر کاروبار میں برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (منصورہ احمد اللہ بیگ حیدر آباد)

● — مکرم ظفر احمد صاحب بانی کلکتہ بعارضہ فالج سخت بیمار رہیں۔ اور نرسنگ ہوم کے ICU میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

وصیت کے معاملہ میں سستی نہ دکھائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وصیت کے مسئلہ کے بارہ میں فرمایا۔

"یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے۔ اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلد بڑھیں انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل اُن کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے سب کے دل اُن کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر اُن کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

احباب جماعت وصیت کی طرف جلد متوجہ ہوں اور جو وصیت کر چکے ہیں وہ وصیت کے معاملات (فارم حبرول ح اور بقایا ادا کرنے نیز اپنی جائیداد کی اطلاع کرنی وغیرہ) صاف رکھنے میں بھی جلدی کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

اعلان برائے لجنہ اڑیسہ

صوبہ اڑیسہ کی تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کروایا جا رہا ہے کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت مقیم قادیان کی منظوری سے درج ذیل عہدیداران صوبائی لجنہ اڑیسہ کا تقرر کیا جا رہا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ تمام کو مقبول خدمت دین کی توفیق دیوے آمین

۱ — صوبائی جنرل سیکرٹری ـ محترمہ ناصرہ حق صاحبہ

۲ — 〃 سیکرٹری تعلیم ـ خاکسارہ شیریں باسط معاون محترمہ امۃ القدوس رونق صاحبہ

۳ — 〃 〃 تربیت ـ محترمہ نجمہ پروین صاحبہ

۴ — 〃 〃 مال ـ 〃 امۃ الرفیق 〃

۵ — 〃 〃 تجنید ـ 〃 خورشید ظفر 〃

[تحریک جدید وقف جدید] ـ

۶ ـ نگران ناصرات صوبائی ـ 〃 امۃ القدوس رونق صاحبہ

۷ ـ ترجمہ سیکشن ـ محترمہ خورشید ظفر صاحبہ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ محترمہ امۃ القدوس رونق صاحبہ۔

۸ ـ صوبائی سیکرٹری تبلیغ ـ محترمہ نجمہ پروین صاحبہ معاون 〃 زاہدہ خاتون 〃

اسی طرح صوبہ اڑیسہ کے لئے چار حلقے (ZONE) مقرر ہوئے ہیں جن کے لئے نائب سیکرٹریان و ناظمین کی بھی منظوری دی گئی ہے۔

۱ — ZONE نمبر ۱ کے لئے محترمہ امۃ القیوم ناصر غلمان صاحبہ نائب محترمہ نجمہ پروین صاحبہ کٹک

۲ — ZONE نمبر ۲ کے لئے محترمہ راشدہ رحمن صاحبہ بھوبنیشور

۳ — ZONE نمبر ۳ کے لئے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کرڈاپلی

۴ — ZONE نمبر ۴ کے لئے 〃 شمیم رب صاحبہ بھدرک

تمام ممبرات لجنہ اڑیسہ سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا تمام عہدیداران سے پورا پورا تعاون کریں۔

اللہ تعالےٰ اس کی توفیق دے آمین

(ڈاکٹر شیریں باسط صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ)

امتحان دینی نصاب

برائے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بابت سال ۹۵-۱۹۹۴ء

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ بھارت مطلع رہیں کہ اس سال مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا امتحان دینی نصاب مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۹۵ کو منعقد ہوگا۔ تمام قائدین اس کے مطابق ابھی سے تیاری کروا کر امتحان لازم بنائیں۔

اس طرح جلد از جلد اُن خدام کی تعداد دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں لکھیں جو معیار اوّل یا دوئم میں امتحان دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس فہرست کے مطابق دفتر بروقت سوالیہ پرچہ جات آپ کی خدمت میں ارسال کر سکے۔ اس سال کا نصاب درج ذیل ہے۔

معیار اول ـ (۲۵ سال سے زائد عمر کے خدام)

(۱) قرآن کریم ـ (الف) حفظ سورۃ القارعۃ سورۃ الکوثر

(ب) پارہ سولھواں باترجمہ مکمل۔

(۲) حدیث ـ چالیس جواہر پارے حصہ دوئم

(۳) کتب ـ ضرورۃ الامام اور دینی معلومات چھٹا باب

معیار دوئم ـ (۲۵ سال سے کم عمر کے خدام)

(۱) — قرآن کریم ـ (الف) سورۃ اللھب ـ النصر ـ الکافرون

(ب) دوسرا پارہ باترجمہ مکمل

(۲) حدیث ـ چہل حدیث دوسری ۲۰ احادیث باترجمہ حفظ

(۳) کتب ـ کشتی نوح اور دینی معلومات باب دوسرا

امید ہے تمام قائدین اس کے مطابق عمل کروائیں گے

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

درخواست دعا

مکرم بلال احمد صاحب سرینگر کی بچی عزیزہ شہزادہ بلال عمر ۳ سال اکثر بیمار رہتی ہے بچی کے والدین متفکر ہیں۔ بچی کی کامل شفایابی کے لیے۔ اسی طرح بلال احمد صاحب کی اپنی ترقی اور والدہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام رسول بٹ سیکرٹری مال سرینگر)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو پہلی بچی سے نوازہ ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر اقبال صاحب درویش قادیان کی نواسی اور سید عبد اللہ شاہ صاحب کی پوتی ہے احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ۵۰۰/- روپے عطیہ بدر ادا کئے ہیں۔

سید فہیم احمد شاہ (ناروے)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۹۹۵:- میں امۃ النصیر آفتاب بنت الحاج ڈاکٹر آفتاب صاحب قوم احمدی پیشہ طب کی طالبہ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔

اس وقت میں بی۔ یو۔ ایم۔ ایس کے سال سوم کا امتحان دے رہی ہوں میری پڑھائی اور جیب خرچ پر ماہانہ تخمینہً پانچ صد روپے خرچ ہوتے ہیں اس حساب سے میں ماہانہ پچاس روپے حصہ آمد اور تاریخ منظوری وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر خدا تعالے مجھے کوئی جائیداد عطا کرے گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہو گی میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ انشاءاللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ڈاکٹر آفتاب احمد تیماپوری	امۃ النصیر آفتاب	حافظ مظہر احمد طاہر

وصیت نمبر ۱۴۹۹۶:- میں نصیرہ بیگم زوجہ مکرم حفیظ الدین صاحب غوری قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹۵-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ جائیداد کی تفصیل:-

طلائی نکلس ۲۰ گرام۔ کان کی بالیاں طلائی ۵ گرام نقرئی چین ۵۰ گرام۔

ایک عدد مکان رقبی ۱۹۴ مربع گز

میرا مہر مبلغ /۶۰۰۰ روپے جو میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ میرے خاوند حفیظ الدین غوری تجارت کرتے ہیں وہ خود بھی موصی ہیں۔

نوٹ:- وصیت کی منظوری آنے کے بعد متذکرہ جائیداد کی جو بھی رقم بنتی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ جائیداد میں ادا کروں گی۔ میری کوئی آمدنی نہیں ہے پھر بھی مجھ پر ماہانہ خورد ونوش کا خرچ اندازاً /۵۰۰ روپے ہوتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ آمد بھی ادا کرتی رہوں گی (میں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں)

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ارشاد حسین حیدرآباد	نصیرہ بیگم حیدرآباد	سید جہانگیر علی حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۹۹۷:- میں آمنہ بیگم زوجہ محمد ظہور الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چھاونی غلام مرتضیٰ ڈاکخانہ ۵۰۰۲۵۳ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۹۴-۱۸ حسب ذیل وصیت ۱/۱۰ بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

میری کوئی خاص آمدنی نہیں ہے البتہ میرے خورد ونوش کا سارا خرچ میرے خاوند برداشت کرتے ہیں۔ جو تقریباً ماہانہ /۵۰۰ روپیہ تک ہوتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ آمد تصور کر کے چندہ ادا کروں گی ایک مکان ہے جس کا نمبر ۱۸-۲-۹۰۹ جو محلہ چھاونی غلام مرتضیٰ میں واقع ہے۔ جس میں ہم مقیم ہیں۔ یہ میرے خاوند نے میرے نام رجسٹری کروائی ہے۔ جس کی مالیت موجودہ صورت میں تقریباً ایک لاکھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ زیورات میں دو کڑے وزنی دو تولے ایک چین ۱/۲-۲ تولے دو عدد انگوٹھیاں اور تین جوڑ کان کے پھول وزنی ۱/۲-۱ تولے اس طرح جملہ سونا ۶ تولے موجود ہے۔ اور میرا مہر مبلغ /۱۱۰۰ روپے میرے شوہر کے ذمہ ہے۔

گواہ شدہ	الامۃ	گواہ شد
سید جہانگیر علی امیر جماعت حیدرآباد	آمنہ بیگم حیدرآباد	حافظ مظہر احمد طاہر قادیان

وصیت نمبر ۱۴۹۸۸:- میں محمد عبدالشکور ولد محمد عبدالغفور صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مراد نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹۵-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ذاتی جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد مجھ کو والدہ سے ترکہ میں ملے گی یا میں پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حافظ مظہر احمد قادیان	محمد عبدالشکور حیدرآباد	محمد رحمت اللہ غوری حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۴۹۹۹:- میں امۃ الحفیظ زوجہ محمد عبدالشکور قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مراد نگر ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹۵-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- رہائشی مکان (A/۳۲۲-۲-۱۲) مراد نگر حیدرآباد جس کی قیمت اندازاً /۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ روپے ہو گی۔ ۲- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ /۲۰۰۰ روپے ۳- چین طلائی ۳ تولے جسکی اندازاً قیمت /۱۲۰۰۰ روپے ۴- انگوٹھی ایک عدد طلائی ایک تولہ قیمت اندازاً /۴۰۰۰ روپے

میری اس وقت کوئی آمد نہیں /۵۰۰ روپے ماہوار خورد ونوش کے مطابق ۵۰ روپے ماہوار میں حصہ آمد ادا کی کرتی رہوں گی۔ اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کر دوں گی۔ میری یہ وصیت منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد عبدالشکور حیدرآباد	امۃ الحفیظ حیدرآباد	حافظ مظہر احمد قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۰۱:- میں خالد احمد الدین ولد حافظ صالح محمد صاحب الہ دین قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹۵-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تقریباً پانچ ہزار /۵۰۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حافظ صالح محمد الہ دین	خالد احمد الہ دین	حافظ مظہر احمد طاہر قادیانی
سکندرآباد	سکندرآباد	حال مقیم سکندرآباد

وصیت نمبر ۱۵۰۰۲:۔ میں محمد عبدالسلیم سگری ولد مکرم عبدالکریم صاحب سگری قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۹۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان رہائشی نمبر B-97-3-3 آثار محلہ یادگیر اندازاً قیمت تین لاکھ روپے ۲۔ دو عدد دوکانیں ۱-۱-۱۱۹ ۱-۱-۱۲۸ اندازاً قیمت تین لاکھ روپے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں یادگیر میں تجارت کرتا ہوں جس سے مجھ کو ماہوار آمد ۱۵۰۰/- روپے دوکانوں اور مکانوں کا کرایہ ماہوار ۵۰۰/- روپے کل ماہوار آمد مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے بعد جو بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ یا آمد پیدا کروں اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دوں گا اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ جائیداد اور ۱/۱۰ حصہ آمد قابلِ ادا ہوگا۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حافظ مظہر احمد قادیان	محمد عبدالسلیم یادگیر	محمد رحمت اللہ غوری حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۵۰۰۳:۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ محمد عبدالسلیم صاحب سگری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۹۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ ایک عدد چمپا کلی (ہار) طلائی تین تولے اندازاً قیمت ۱۵۰۰۰ روپے ۲۔ چھڑا طلائی ۱۲ گرام ۶۰۰۰/- روپے ۳۔ گنٹھ ٹکی طلائی ۱۲ گرام ۶۰۰۰/- روپے ۴۔ بالی طلائی ایک جوڑی ۵ گرام ۲۵۰۰/-۔

۵۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۱۲۵/ روپے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں والد صاحب کا ترکہ ابھی نہیں ملا۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اپنے رہن سہن کے مطابق ۴۰۰/- چار صد روپے ماہوار خورد و نوش پر ۴۰/- روپے ماہوار چندہ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے بعد جو بھی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی اسی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	الامتہ	گواہ شد
محمد عبدالسلیم یادگیر	مبارکہ بیگم یادگیر	محمد رحمت اللہ غوری

قرارداد تعزیت بر وفات مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر بہت افسوس اور غم کا موجب ہوئی کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد فضل لندن و مشنری انچارج انگلستان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۹۵ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سلسلہ کے ابتدائی واقفین میں سے تھے۔ انگلستان میں انہوں نے ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۰ء تک بطور امام مسجد فضل لندن خدمت اسلام کی توفیق پائی۔ انگلستان سے واپسی کے بعد مرکز سلسلہ میں بطور وکیل اعلیٰ وکیل الزراعت خدمت سرانجام دی ۱۹۵۵ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ علاج کی غرض سے یورپ تشریف لائے تو اس موقع پر مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض ادا کرنے کا موقع ملا۔ ۱۹۶۲ء میں انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے مشن کا چارج سنبھالا۔ اور ۱۹۷۵ء تک وہاں مبلغ انچارج رہے۔ بعد میں زیورچ کو ہی اپنا مسکن بنائے رکھا۔ اس طرح ایک دیرینہ مبلغ سلسلہ کو تاحیات سوئٹزرلینڈ میں اسلام واحمدیت کی خدمت کی توفیق میسر رہی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۶ جون کو نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضور نے جماعت کو ان کی افسوسناک رحلت کی خبر پہنچاتے ہوئے فرمایا کہ "وہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے دل موہنے والی صفات تھیں۔ اور سب سے زیادہ دلچسپ صفت سچائی تھی بالکل سچے صاف اور کھرے انسان تھے۔ کوئی تیتر سے پن کی رگ نہ تھی۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ سے کینسر کے مریض تھے۔ مگر محض اعجازی طور پر زندہ تھے۔ زندگی ایک زندگی کا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نشان بنے رہے۔ اور آخر میں بھی ہمیں امید ہماری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی رحمت کا مظہر بنائے رکھے گا۔"

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم چوہدری صاحب کی اہلیہ مکرمہ کلثوم صاحبہ اور دیگر لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ہر لحاظ سے درجات بلند ہوتے رہیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نواز ے آمین۔

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

نقول

- حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
- محترمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مرحوم
- وکالت تبشیر۔ لندن
- اخبار بدر قادیان
- اخبار الفضل انٹرنیشنل
- اخبار احمدیہ لندن۔

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب آف اردل بہار نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے ان کے بیٹے مکرم خلیل احمد صاحب کو IAS کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے موصوف کا MERIT LIST میں اٹھارواں نمبر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ موصوف کی اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے آمین۔

(ادارہ)

تصحیح

بدر مطبوعہ ۳۰ مارچ ۹۵ کے صفحہ پر ایک اعلان نکاح شائع ہوا ہے۔ جس میں لڑکی کا نام امۃ المجیب چھپ گیا ہے۔ اصل نام امۃ المجید ہے احباب اس کی درستی فرمالیں۔

۲۔ بدر ۱۶ اپریل کے صفحہ پر واقفین نو کی فہرست شائع ہوئی ہے اس میں حوالہ ۲۷۰۷ کا نام شفیق احمد شفیق ہے صرف شفیق احمد چھپا ہے۔ اس کی احباب درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

دعوت الی اللہ قریہ قریہ منزل بہ منزل

ہندوستان کے نامور سائنسدانوں کے سیمینار میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت کا واشگاف اعلان

رپورٹ مرسلہ حمید الدین شمس صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

کلکتہ میں برلا پلانٹوریم میں ہندوستان کے نامور سائنسدانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۹۵ء کو ہوا جس میں شعبہ فلکیات کے کم و بیش ایک سو سائنسدانوں نے شرکت کی تا ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ہونے والے مکمل سورج گرہن جو ہندوستان کے بعض حصوں میں دیکھا جا سکے گا کے فوائد و نقصانات پر تقاریر اور مقالے پڑھے جائیں۔ جماعت احمدیہ کے نامور سائنس دان پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت سکندرآباد کو بھی مدعو کیا گیا تھا آپ نے ۱۹۹۵ء کے سورج گرہن سے متعلق کچھ بیان کرنے سے پہلے ۶ر اپریل ۱۸۹۴ء کے تاریخ ساز گرہن کا ذکر فرمایا۔ قرآن مجید، احادیث اور دوسرے مذاہب کی کتب سے اس گرہن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق کہ امام مہدی کی صداقت کیلئے رمضان المبارک کے مہینہ میں کسوف و خسوف مقررہ تاریخوں میں ہو گا۔ یہ عظیم الشان نشان ظاہر ہوا۔ اس پیشگوئی کے ظہور سے قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام دعویٰ مہدویت میں یکتا ہیں۔ اور جب محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت سکندرآباد اس پیشگوئی کے مختلف اسرار سے پردہ اٹھا رہے تھے تو اس وقت کسوف و خسوف سے متعلق حدیث دارقطنی کا متن سلائڈ پر سائنسدانوں کے سامنے آویزاں تھا جس سے ایک عجیب سماں بندھ گیا۔ محترم حافظ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس نشان سے متعلق حلفیہ بیان بھی پیش کر دیا کہ میں خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری صداقت کے لئے ظاہر کیا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا کہ ۶ر اپریل ۱۸۹۴ء کا تاریخ ساز گرہن ایسا واضح اور نمایاں تھا جسے ہر آنکھ بسہولت دیکھ سکتی تھی اور ایک سو سال میں ایسا واضح گرہن نہیں لگا۔ اللہ تعالیٰ نے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کو اس موقعہ پر وہ ہمت اور حوصلہ عطا فرمایا کہ آپ نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کسوف و خسوف کے اس عظیم الشان نشان کو اس رنگ میں پیش کیا کہ کسی کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ کوئی اعتراض کے لئے زبان کھول سکے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس تقریر دلپذیر سے اہلیان کلکتہ خصوصاً اور ہندوستان بھر سے آئے ہوئے نامور سائنسدان استفادہ کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے مامور کی شناخت کر سکیں

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

منظوری صوبائی امراء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل صوبہ جات کے صوبائی امراء کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

۱۔ صوبائی امیر صوبہ اتر پردیش: مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب آف لکھنو
۲۔ صوبائی امیر صوبہ آندھرا پردیش: مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین حسن صاحب آف حیدرآباد

یہ منظوری آئندہ سہ سالہ مدت یعنی ۳۰ر جون ۱۹۹۸ تک متصور ہوگی
(ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

۱۔ مکرم غلام رسول صاحب راتھر آف بالسو کشمیر کو اخراج از نظام جماعت کی سزا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت معاف فرما دی ہے۔

۲۔ مکرم پرویز عالم ابن مکرم سید عبد الحفیظ صاحب آف خانپور ملکی بہار کو نازیبا حرکات کی وجہ سے اخراج از نظام جماعت کی سزا دی گئی ہے۔

ناظر امور عامہ

صوبائی اجتماعات خدام الاحمدیہ

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ تامل ناڈو کا سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۳-۱۴ر اگست کو بمقام شنکرن کوئل۔ اور ۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۳ر اگست کو بمقام آسنور منعقد ہو رہا ہے۔ متعلقہ صوبہ کی مجالس کے خدام و اطفال ان اجتماعات میں کثرت سے شریک ہوں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

طالب دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/s NISHA LEATHER
SPECIALIST IN: LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS WALLETS ETC.
19, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA - 700081

Star CHAPPALS
PHONE - 543105
WHOLLESELLERS OF HIG QUALITY LEATER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO 7, FAHIMABAD COLONY,
KANPUR - 1 - PIN - 208001.

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAM BALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

FOR
DOLOO SUPREME
CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES
contact:- TAAS CO
P. 48 - PRINCEP STREET:- CALCUTTA - 700072.
P - 263287, 279302

نمازِ جنازہ غائب

بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۳ ۶/۹۵ مسجد فضل لندن میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

۱۔ محترمہ صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم ربوہ (پاکستان)
۲۔ " غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ
۳۔ مکرمہ امۃ الرفیق ایاز صاحبہ اہلیہ مولانا غلام حسین ایاز صاحب مرحوم مبلغ سنگاپور
۴۔ مکرمہ والدہ محترم محمد اشرف اسحٰق صاحب مشنری و امیر فجی
۵۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف گگو منڈی شیخوپورہ
۶۔ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب ہائیڈل برگ جرمنی
۷۔ مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ چٹا گانگ
۸۔ مکرم چوہدری نور الدین صاحب والد مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور
۹۔ مکرم سائیں عبدالرحمٰن صاحب درویش قادیان
۱۰۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب گھٹیالیاں سیالکوٹ
۱۱۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری لاہور
۱۲۔ مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب کھریانوالی گجرات
۱۳۔ مکرم محمد حنیف صاحب (ڈاکٹر شریف احمد کوکب کے والد)
۱۴۔ مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب مرحوم والدہ نصرت ناصر صاحب اقبال لندن۔
۱۵۔ مکرم زاہد رشید صاحب ابن عبدالرشید صاحب مرحوم ہمبرگ
۱۶۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک ۱۰۲/۹۰۸ بہاولنگر
۱۷۔ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم اللہ دتہ صاحب چیمہ مرحوم ربوہ
۱۸۔ کیپٹن بشیر محمد صاحب چک ۹ ضلع منڈی بہاؤالدین
۱۹۔ رائے محمد اسلم خان صاحب سندھی آف فیصل آباد
۲۰۔ قریشی عبدالرحمٰن صاحب لاہور

اللہ جملہ مرحومین کے مغفرت سے درجات کی بلندی جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں داخل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

دعائے مغفرت

افسوس کہ مکرم ڈاکٹر سید منور علی صاحب کانپوری ولد سید محمد علی صاحب ۷ رجون ۱۹۹۵ء کو دل کا دورہ پڑنے سے... قبل اس کے کہ طبی سہولت میسر آتے ہوا۔ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون
مرحوم ڈاکٹر صاحب علی پور کھیڑا ضلع مین پوری ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے آپ نے ڈسٹرکٹ ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی بعدہ علیگڑھ سے B.U.M.S کیا اور کانپور میں پرائیویٹ پریکٹس شروع کی
۱۹۵۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۱۹۷۵ میں قادیان آ گئے اور اپنی طبی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ ۱۹۹۰ء تک احمدیہ شفاخانہ میں انچارج رہے اور قلیل تنخواہ پر گذارہ کیا مرحوم ہنس مکھ ملنسار صاف گو بہترین شاعر تھے۔ مشاعروں میں حصہ لیتے اور مجلس کو گرما دیتے تہجد گذار اور تبلیغ کا جذبہ رکھتے تھے۔ ۸ رجون کو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ادا کی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ سات بیٹے چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹی اور تین بیٹوں کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ پیغام حضور انور صفحہ ۳

ساتھ جنہوں نے غیر معمولی رقوم چندہ میں دیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو معمولی رقوم ہی دے سکے ہیں لیکن خالص محبت مگر افسوس کے ساتھ کہ اس سے زیادہ نہیں دے سکتے اللہ کے انداز بھی نرالے ہیں ان کی نظر میں کبھی زیادہ دینے والوں کی نسبت تھوڑا دینے والا زیادہ مقرب اور معزز ٹھہرتے ہیں وہ سب سے بہتر جانتا ہے ہم سب کو اسی سے دعا مانگنی چاہئیے کہ وہ ہماری خامیوں کو درگزر کرتے ہوئے ہمارے گناہ معاف کرے اور ہماری تمام قربانیوں کو چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی خالص ہوں یا ناقص سب اپنے فضل اور رحمت سے قبول فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے مواقع فراہم کرے کہ ہم عبادت گاہوں سے وابستہ اعلیٰ توقعات کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع۔
۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود و یوم خلافت:-

مندرجہ ذیل جماعتوں سے یوم مسیح موعود اور یوم خلافت کے اجلاسات شایانِ شان منائے جانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جگہ کی قلت کی وجہ سے رپورٹیں پیش نہیں کی جارہی جسکے لئے معذرت ہے۔ جماعتوں کے نام بغرض دعا پیش خدمت ہیں کیلیچی۔ اسرا پورم۔ پینگاڈی۔ پتھ پریم کیرلہ۔ پنکال۔ بھدرک۔ سونگھڑہ۔ کٹک کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ یادگیر۔ ساگر۔ بنگلور۔ ہرکرہ۔ شیموگہ کرناٹک۔ کلکتہ بنگال۔ بلاری موسیٰ بنی مائنز۔ رانچی۔ خانپور ملکی۔ چنتہ کنٹہ آندھرا۔ شاہجہانپور یوپی۔ بھدرواہ کشمیر ظہیر آباد۔ عثمان آباد۔ ساونت واڑی۔

(ادارہ)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم
جیولرز
پروپرائیٹر سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی فون: ۶۲۹۴۴۴۳

साप्ताहिक 'बद्र'

क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम खान
कुरैशी मुहम्मद फ़ज़लल्लाह

वर्ष 2 हिन्दी भाग — 13 जुलाई 1995 — अंक 28

पवित्र क़ुर्आन

स्त्री पुरुष समानधिकार

निस्सन्देह कामिल मुसलमान पुरुष और कामिल मुसलमान. महिलाएं तथा कामिल आज्ञाकारी पुरुष और कामिल आज्ञाकारी महिलाएं और कामिल सच बोलने वाले पुरुष एवं कामिल सच बोलने वाली महिलाएं और कामिल धैर्यवान पुरुष एवं कामिल धैर्यवान महिलाएं तथा कामिल रुप में विनम्रता प्रकट करने वाले पुरुष और कामिल रुप में विनम्रता प्रकट करने वाली महिलाएं तथा कामिल दान देने वाले पुरुष और कामिल दान देने वाली महिलाएं तथा कामिल व्रतधारी पुरुष और कामिल व्रतधारिणी महिलाएं और पूर्ण रुप से अपने गुप्त अंगों की रक्षा करने वाले पुरुष और पूर्ण रुप से अपने गुप्त अंगों की रक्षा करने वाली महिलाए और अल्लाह को बहुत याद करने वाले पुरुष एवं अल्लाह को बहुत याद करने वाली महिलाएं. इन सब के लिए अल्लाह ने विशेश क्षमा के समान और बहुत बड़ा पुरस्कार तय्यार कर रखा है ।

(अल-अहज़ाब)

याजूज माजूज की वास्तविकता

"मसीह मौऊद का याजूज माजूज के समय में आना ज़रुरी है ।" 'अजीज' आग को कहते हैं जिससे याजूज माजूज का शब्द बना है (अतः) याजूज माजूज वह क़ौम है जो समस्त क़ौमों से अधिक संसार में आग से काम लेने में कुशल अपितु उस काम की आविष्कारक है । इन नामों में यह संकेत है कि उनके जहाज, उन की रेल-गाड़ियाँ, उनकी मशीनें और कलें आग के द्वारा चलेंगी और उनके युद्ध आग के द्वारा होंगे और वह लोग अग्नि से सेवा लेने की कला में संसार की समस्त जातियों में सर्वोपरि होंगे और इसी कारण से वह याजूज माजूज कहलाएंगे; अतएव वह यूरोप की कौमें हैं जो अग्नि के उद्योगों में ऐसी दक्ष और निपुण हैं तथा इस उद्योग में ऐसी छाई हुई हैं कि इस सम्बन्ध में कुछ अधिक कहने की विशेष आवश्यकता नहीं । पहली पुस्तकों में भी जो बनीइस्राईल की क़ौमों को दी गई-यूरोप की क़ौमों को ही याजूज माजूज ठहराया गया है । अपितु मास्को का नाम भी लिखा है, जो प्राचीन काल में भी रुस की राजधानी थी अतः निश्चित हो चुका था कि मसीह मौऊद याजूज माजूज के समय में प्रकट होगा ।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-14, अय्यामुस्सुलह पृष्ठ 424-425)

★ खोज करने के लिए भी उस एक मात्र दाता ने मनुष्य के लिए एक साधन रखा है और वह साधन 'वही' और इल्हाम और 'कश्फ' है जो किसी जमाने में पूर्ण रुप से बन्द और समाप्त नहीं हो सकता अपितु उसकी शर्तों को पूरा करने वाले सदैव उसको पाते रहे हैं और पाते रहेंगे ।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-2, सुरमा चश्म आर्या पृष्ठ-128)

इलहाम

"इलहाम का एक अन्य भेद यह है जिसका मनुष्य के हृदय से कोई सम्बन्ध नहीं अपितु एक बाहरी ध्वनि सुनाई पड़ती है तथा यह ध्वनि ऐसी प्रतीत होती है जैसे एक पर्दे के पीछे से कोई आदमी बोलता है । किन्तु यह ध्वनि अत्यानन्दप्रद, सुस्पष्ट और अपेक्षाकृत तेजी के साथ होती है और हृदय को एक अलौकिक आनन्द का अनुभव होता है । मनुष्य किसी सीमा तक प्रभु में डूबा हुआ होता है कि सहसा यह ध्वनि गुंज उठती है और आवाज सुन-कर वह हैरान रह जाता है कि कहाँ से यह आवाज आई और किसने मुझसे कलाम किया तथा आश्चर्य चकित होकर आगे पीछे देखता है । फिर वह समझ जाता है कि किसी फरिश्ते ने आवाज दी है । यह बाहरी आवाज प्रायः उस अवस्था में खुशखबरी के रुप में आती है जब आदमी किसी समस्या में अत्यन्त चिन्तित और दुःखी होता है ।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-1 पृष्ठ 287 बराहीन अहमदिय्या हाशिया दर हाशिया)

"इसी प्रकार आध्यात्मिक ज्योति के मापदण्ड मे भी उसका यही अधिनियम है कि जिसके पास कुछ प्रकाश है उसी को और प्रकाश भी दिया जाता है और जिसके पास कुछ नहीं उसको कुछ नहीं दिया जाता । जो व्यक्ति नेत्रों की ज्योति रखता है वही सूर्य का प्रकाश पाता है और जिसके पास नेत्रों की ज्योति नहीं वह सूर्य के प्रकाश से भी वंचित रहता है । जिसको प्राकृतिक ज्योति कम मिली है उसको दूसरा प्रकाश भी कम ही मिलता है और जिसको प्राकृतिक ज्योति अधिक मिली है उसको दूसरा प्रकाश भी अधिक ही मिलता है ।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-1 पृष्ठ 195-196, बराहीन अहमदिय्या हाशिया नं-11)

"ख़ुदा तआला ने अपने आश्चर्यजनक संसार को तीन भागों में विभक्त कर रखा है :-

1) बाह्य संसार जो आँखों और कानों और अन्य बाह्य ज्ञानेन्द्रियों और बाह्य साधनों के द्वारा अनुभव किया जा सकता है ।

2) आन्तरिक संसार जो बुद्धि और अनुमान के द्वारा समझ में आ सकता है ।

3 आन्तरिक अति सूक्ष्म संसार जो ऐसा कोमल और सूक्ष्म है जो पहुंच से परे और कल्पनातीत है थोड़े हैं जो उससे परिचित हैं वह संसार नितान्त परोक्ष एवं पर्दे में हैं, जिस तक पहुंचने के लिए बुद्धि को शक्ति नहीं दी गई-सिवाए साधारण कल्पना के । उस संसार के सम्बन्ध में कश्फ वही इल्हाम के द्वारा सूचना मिलती है । अन्य साधनों से नहीं । जिस प्रकार ईश्वर का विधान स्पष्ट रुप से सिद्ध है कि उसने इन दो पहले संसारों के खोजने के के लिए-जिनका ऊपर उल्लेख हो चुका है मनुष्य को तरह तरह की ज्ञानेन्द्रियाँ प्रदान की हैं । उसी प्रकार इस तीसरे संसार की ★

अए अजीजो ! सुनो, कि बे कुरआँ
हक को कभी मिलता नहीं इन्साँ ।
दिल में हर वक्त नूर भरता है
सीना को खब साफ करता है ।
उसके औसाफ क्या करु मैं बयाँ
वह तो देता है जाँ को और इक जाँ ।
वह तो चमका है नय्यरे अकवर
इस से इन्कार हो सके क्योंकर ।
बहर-ए-हिक्मत है वह कलाम तमाम
इश्क हक का पिला रहा है जाम ।
दर्दमन्दों की वही है दवा एक
है खुदा से खुदा-नुमा एक ।
हमने पाया खुद हुदा वही एक
हमने देखा है दिलरुवा वही एक ।
इसके मुनकिर जो बात कहते हैं
यू ही इक वाहियात कहते हैं ।

(रुहानी खजायन भाग-1 ब्राहीन-ए-अहमदिय्या भाग-3, हाशियादर हाशिया, पृष्ठ-299)

शहीद रियाज्-अहमद की शहादत

वद्र के पिछले अंक में शहीद रियाज अहमद की शहादत की रिर्पोट छपी थी जिसे पढ़कर रुड़की के एक भाई श्री मोहम्मद शमीम ने अपने जिन विचारों को प्रकट किया है वह वद्र के पाठकों से सांभा करने के लिये प्रस्तुत हैं।

रुड़की
मोहतरम जनाव एडीटर साहेव
अस्सलामु-अलैकुम, व.व.

अल्लाह तआला के फजल से मैं खैरियत से हूं और आपके लिए भी ऐसी ही दुआ करता हूं वद्र 15 6 95 में मोहतरम चौधरी रिजाय अहमद साहेव की शहादत का वाकिया पढ़ा, अल्लाह मोहतरम चौधरी साहेव को जन्नत उल-फिरदौस में आला से आला मुकाम अता करे। और उनके प्रसमादगान को सब्-ए-जमील की।

पाकिस्तान में इस्लाम के मुकददस नाम को वदनाम करते हुये शैतानियत, हैवानियत, दरिन्दगी, जुल्मा-सितम, का नंगा नाच हो रहा है, जालिम मुल्लानो ने इस्लाम के नाम पर अंधेर गुर्दी मचा रखी है, मासूमों के खून से होली खेली जा रही है, कुफ्फाराने मक्का से भी लगता है, ये लोग अपनी जहालत, जुल्म और अहमकाना कारनामों में आगे बढ़ गये है, कलिमा पढ़ने, नमाज पढने, कुरान शरीफ की आयते लिखने व पढने अजान देने इन्सानियत नवाज काम करने पर मासुम अहमदी, गिरफ्तार किये जाते है उन्हे जेल में डाला जाता है, सीने में खजर घोपा जाता है गोली मार कर हलाक किया जाता है जवकि डाकू लुटेरे कातिल जानी शरावी, खाईन रिश्वतखोर स्मगलर, चरस, ड्रग की तिजारत करने वाले यतीमों वच्चों का माल हड़प करने वाले फिरोती के लिए इसानो को अगवा करने वाले खुले आम दनदनात फिरते है।

1974 में तो अहमदियो को इस्लाम से वाहर निकाल कर इस मर्खता पर फखर करने वाले 72 फिरके बड़े भाई-2 बनकर जश्न मना रहे थे लेकिन मासूम अहमदियो का खून वहाने वाले अव एक दूसरे की गर्दन काट रहे है, मस्जिदें गिरा रहे हैं, कभी शिया सुन्नी के नाम पर कभी देववदी-वरेलवा के नाम पर कभी मुहाजिर-सिन्धी के नाम पर कभी पठान-विलौची के नाम पर कभी प्रान्त और भाषा के नाम पर कभी मौदूदी के नाम पर कभी शरीयत-ए-इस्लाम के नाम पर कभी खत्मे-नववत के नाम पर कभी कत्ल-ए-मुखद के नाम पर उन्हे इन्सानो का खून चाहिये न उन्हे रमजान शरीफ के तकद्दुस का ख्याल है न मुहर्रम की की हुरमत का, कराची कब्रिस्तान नजर आता है, रमजान शरीफ में तमाम इस्लाम तथा गैर-इस्लामी यहाँ तक कि Communist दुनियां में भी अमुमन अमन रहा लेकिन नाम निहाद Slamic Stata पाकिस्तान के कराची शहर में 150 इसान मारे गये 7 लोग तो ईद-उल-फितर-1995 की चाँद रात यानि 2-3-95 को मारे गये बुजदिल कायरों ने मासूमों के हाथ पांव वांध कर गोली मारकर हलाक कर दिया, शर्म,शर्म Television पर उनके पसमान्दगान का रोना पीटना दिलो को हिलाने वाला था

पाकिस्तान में इससे पहले Magor (Dr.) Mahmood Ahmad (R), Dr. (Magor) Aq el-bin-Abdul Qadir (R) Dr Naseem Babar, Ph.D (R) वगैरह को भी जालिमो द्वारा शहीद किया जा चुका है, जवकि ये सब इन्सानियत के खादिम थे, Hazrat Dr Chaudhry Sir Mohammad Zafrulla Khan Sahab (R) तथा Prof Dr. Abdus Salam Saheb की आलमगीर इस्लामी तथा इन्सानी खिदमत को भी ये फिरका परस्त-तंग नजर वड़ी बेहयाई अहसान फरामोशी से ठुकरा चुके है, ये तो आँख के भी अंधे है तथा दिल के भी, इनसे बढ़कर दुनिया मे शायद ही कोई जुल्म करने वाला है। Hazrat Khalifatul Masih IV इस्लाम का कैसा प्यार, दिलो को मोहने वाला, दिलो को लूटने वाला, अमनो-अमान वाला सलामती वाला, सवके हुकुक की हिफाजत करने वाला सव भाईयो की जान, माल, इज्जत, आवरु मजहव मुकद्दस सुकामात की हिफाजत की जमानत देने वाला सव लोगो के इन्सानी हुकुक तथा दीनी हुकुक की आजादी देने वाला सच्चा इस्लाम झुठ मकर फरेव, बुग्ज, कीना, वदनजरी चुगली, गोवत, खयानत, वदअखलाकी रिश्वत खोरी, सूदखोरी हसद से पाक इस्लाम पेश कर रहे हजूर की नजर मे मुस्लिम वो है जिसका कौल सलाम हो, जिसका फेल सलाम हो जिसके शर से दसरे इंसान विल्कुल महफुज हो, उससे दुनिया खैर ही खैर देखे यानि वो दुनिया के लिए मुजस्सम नूर हो भलाई ही रहमत हो पाकिस्तान में तो अन्धेरे का नाम नूर रख दिया गया है तथा नूर का नाम अन्धेरा अल्लाह तआला कौम को दीन-ए-हक को पहचानने तथा जालिमो से वचने की तौफीक अदा करे। (आमीन)

★ ★ ★ ★ ★

For Dollo Supreme
CTC TEA
In 100 & 200 Gms, Pouches
Contact : Tass & Company
P-48 Princep Steet, Calcutta 70072
Phones ; 263287, 279302